اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اکاونواں اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **26**/مارچ 2022ء بروز ہفتہ بمطابق **22** شعبان المعظم 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 115 (الف) کے تحت قبل از میزانیہ۔	05
4	گورنر کا حکم نامہ	36

جلد 51 ☆☆☆ شمارہ 3

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب حمداللہ کاکڑ

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ **26** / مارچ 2022ء بروز ہفتہ بمطابق **22** شعبان المعظم 1443 ہجری، بوقت سہ پہر 03 بجکر 50 زیر صدارت جناب سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ع ۱۸۹ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ لا ج ۱۹۰ الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ
قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ج
رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۱۹۱

﴿ پارہ نمبر ۴ سُوۡرَةُ آل عمران آیات نمبر ۱۸۹ تا ۱۹۱ ﴾

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا اِس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں کہتے ہیں اے رب ہمارے تُو نے یہ عبث نہیں بنایا تُو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆☆

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں.

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ گہرام بگٹی صاحب ،سردار یار محمد رند صاحب ، سردار سرفراز چاکر ڈومکی صاحب ،ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب، میر محمد اکبر مینگل صاحب،سید عزیز اللہ آغا صاحب ،مکھی شام لعل صاحب ،محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ ،محترمہ شاہینہ کاکڑ صاحبہ اور محترمہ زینت شاہوانی صاحبہ ،اراکین اسمبلی نے درخواست گزاری ہے کہ وہ آج کی نشست میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا تمام اراکین کی رخصت کی درخواست منظور کی جائیں؟

رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 115 (الف) کے تحت قبل از میزانیہ 23-2022ء پر باقی ماندہ اراکین اسمبلی کی جانب سے بحث۔ جواراکین رہتے ہیں وہ بحث کا آغاز کریں، میر صاحب! میرے خیال سے آپ بات کرنا چائیں گے۔

میر اسد اللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جس بنیادی اہم نقطے پر ہم آج یہاں کھڑے ہیں دکھ کی بات یہ ہے کہ ہم اس صوبے کے ساتھ کتنا serious ہیں ۔مقدس ایوان 1 کروڑ 23 لاکھ لوگوں کے نمائندے، لوگوں کے درد تکلیف دکھ کی ذمہ داری اٹھانے والے آج میرے خیال میں تاریخ بھی جو لکھی جائینگی بہت افسوس کے ساتھ کہ ہم کتنے ذمہ دار ہے ۔جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے الیکشن کے جو process ہے اگر parachute اور ٹپے کے ذریعے لوگوں کو یہاں اسمبلی کا ممبر بنایا جاتا ہے۔تو یقیناً اُن کے ذہن شعور عقل اور دماغ میں یہ بات تو کبھی نہیں بیٹھی کہ میری ذمہ داری ہے کیا؟ صرف یہ لوگ ذمہ دار نہیں ہیں جو یہاں آج موجود نہیں ہیں وہ لوگ جوان کو لانے والے ہیں جو عوامی mandate کو وہ سبوتاژ کرکے ایسے لوگوں کو بھیج دیتے ہیں وہ بھی بری الذمہ نہیں ہیں

جناب اسپیکر! قاعدہ نمبر 115 (الف) کے تحت قبل از میزانیہ کے حوالے سے جو ہم بات کرنا چاہتے ہیں ۔کیا اس ملک میں انصاف ہے میرا سوال ہے؟ کیا اس ملک میں انصاف بکتا ہے؟ یہ میرا سوال ہے، کیا اس جمہوری عمل جو ہر پانچ سال کے بعد آئین کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں ۔اُس جمہوری process میں قانون اور آئین کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں؟ کیا جب ہم بجٹ بناتے ہیں ہم پسند اور ناپسند کی بنیاد پر recommendation لیتے ہیں؟اس کے دو پہلو ہیں جناب اسپیکر صاحب! ایک زمانہ تھا متحدہ پاکستان کے time پر۔تو یہاں جب بجٹ بنایا جاتا تھا one unit سے پہلے رقبے کی بنیاد پر۔اس لیے کہ بلوچستان

بھی شامل تھا باقی یہ تین صوبے بھی شامل تھے رقبے کے لحاظ سے تو یہ area کافی بڑا تھا۔ جب 70ء کے بعد وہاں مشرقی بنگلہ دیش بنا تو یہاں پھر تیور change کیا گیا سوچ بدلتا گیا۔ پھر یہاں جو بجٹ بنایا گیا کہتے ہیں ابھی آبادی کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم ہوتی ہے۔ رقبے کو نظر انداز کیا گیا اور آبادی کو سب سے بڑی اہمیت دی گئی۔ اس لیے کہ صوبہ پنجاب کی آبادی سب سے زیادہ بڑی آبادی تھی سارے وسائل کو لے جانا چاہتے تھے اس لیے رقبے کو نظر انداز کر کے پھر آبادی اور آج آپ یہ دیکھیں میں وفاقی بجٹ پر تھوڑا آپ کو گوش گزار کرنا چاہوں

ایک تو یہاں جمہوری عمل کا process ہے 12 کروڑ کی آبادی پنجاب کی ہے باقی سندھ اور KPK اور بلوچستان سب مل ملا کے پھر یہ سارے بنتے ہیں 10 کروڑ اور 10 کروڑ سے تھوڑا اُوپر بنتے ہیں۔ تو ایک تو وہاں جب آبادی کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم ہوتی ہے جو revenue سال میں مالی سال جب آتا ہے۔ ان کے آدھا پیسے تو ویسے ہی پنجاب میں جاتے ہیں کیونکہ سب سے بڑا صوبہ ہے۔ پھر جب وفاقی گورنمنٹ کا بجٹ بنتا ہے تو چونکہ وفاقی اسمبلی میں اُس کی تعداد 342 ہے اور 150 سے اوپر سیٹیں پنجاب کی ہیں گورنمنٹ کو ہی بناتے ہیں۔ پھر ادھے پیسے پھر پنجاب میں جاتے ہیں۔ باقی ان کا تیسرا حصہ رہ جاتا ہے کیونکہ آج اسمبلی میں بہت سے لوگ آئے نہیں ہیں تھوڑا اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی باتیں میں کرونگا آپ کے رجحان میں تھوڑا لوگ serious بھی ہو جائیں تھوڑا ماحول بھی پیدا ہو۔ اس ملک کے بجٹ کو اس طریقے سے ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ جنگل کا بادشاہ شیر ہے۔ شیر نے ایک دفعہ کیا کیا کہ ''سارے جنگل کے جانوروں سے کہا کے آپ سارے شکار پر جائیں تو سارے شکار پر گئے۔ کہتا ہے کہ شکار سارے میرے سامنے رکھیں سب نے سامنے رکھا۔ اُس نے آدھا حصہ لے لیا کہ میں شیر ہوں جنگل کا بادشاہ ہوں کسی میں کوئی طاقت ہے کے مجھ سے کوئی چھین لے وہ بیچارے جانور سارے حیران ہو کر خاموش ہوگئے۔ پھر ایک حصہ پھر اور لے لیا کہتا ہے کہ میں تو زیادہ کھاتا ہوں آپ سب سے زیادہ تو میں کھاتا ہوں یہ حصہ بھی میرا۔ جب چوتھا حصہ بچ گیا کہتا ہے کہ یہ آپ کا ہے ابھی آپ کی مرضی جس طرح سے تقسیم کرتے ہو وہ سارے لڑنے لگے لڑائی جاری ہوئی''۔ ہمارے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے ۔

جناب! صرف ہم بجٹ نہیں بناتے دنیا میں اس ملک کا جو وجود 47، بہت سے ایسے ملک ہیں جو second world war کے بعد آزاد ہوئے ابھی انہوں نے اتنی ترقی کی معاشی طور پر ہیلتھ، ایجوکیشن، کیمونیکشن کا اُنکا لائیوسٹاک، ایگریکلچر اتنے آگے گئے ہم کہیں دور نہیں جائیں افغانستان کے بعد جو پندرہ ممالک تھے جو روس سے آزاد ہوئے جو چھوڑ دیے اُس کو۔ اُن کا بنیادی جو structure ہے بالکل

یورپ جیسا بن گیا ہے چائنا جب اُس وقت نیا بن رہا تھا چائنیز آئے تھے کراچی میں حبیب بینک کی جو بڑی منز جو بلڈنگ تھی اُس کو یوں اوپر آنکھیں کر کے دیکھ رہے تھے۔اتنی بڑی بلڈنگ ابھی چائنا کہاں تک آکے پہنچ گیا۔اسرائیل ہمارے سامنے ہے پوری دنیا پر راج کرنے کی کوشش کر رہا ہے اپنی حکمت عملی کی وجہ سے ہم پیچھے رہ گئے اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تقاضوں پر اس ملک کو چلانے کی بالکل زحمت نہیں کی اور جمہوری انداز کو بھی ہم نے نہیں اپنایا یہ دونوں چیزوں کو ہم نے یکسر نظر انداز کیا۔اس لیے adhocism پر ہم چلتے رہے۔اوراسی پر روز بروز ہم کمزور ہوتے گئے اوراس ملک کو چلانے کے لیے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا ہم دنیا سے قرض لے لیں۔آئی ایم ایف ہمارا ٹارگٹ ولڈ بینک ہمارا ٹارگٹ پیرس کلب ہمارا ٹارگٹ سعودی سے بھیک مانگنا آنے والے وقتوں میں چائنا کہ ساتھ جو ہم نے معاہدہ کیا ہے یہ ہمارا ٹارگٹ تھا کہ ہم اپنے ملک کو چلاتے رہیں۔

جناب اسپیکر! بھیک پر کوئی ملک ترقی نہیں کرسکتا اُس کے لئے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔اور جامع منصوبہ بندی ہماری یہی ہے کہ ہر دس سال کے بعد مارشل لاء لگتا ہے۔ہر دس سال کے بعد جمہوری عمل کو روکا جاتا ہے۔اُس کے بعد like or dislike پر ہم چلتے ہیں اس عمل سے اس ملک کو اتنا نقصان ہوا آج ہم اس پوزیشن پر آکے پہنچ گئے ہیں۔بلوچستان کے ساحل اور وسائل اس ملک کا مستقبل ہے ۔ریکوڈک کی جو بات کی تھی۔ عمران خان نے،کبھی کبھی وہ اپنے موڈ میں ہوتے ہیں ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ریکوڈک کو اسی لیے جلدی سے جلدی ہم آگے بڑھانا چاہتے ہیں کہ جو ہمارے اوپر قرضے ہیں ہم اس ریکوڈک سے پورے کریں گے۔اور یہی ہوا 25 فیصد جو وفاق کو دے رہے ہیں۔تو ان میں سے جو جتنے بھی قرضے اُنہوں نے لیئے ہیں یہ اُن سے پورے کیے جاتے ہیں۔اس لیے ایک اہم بات سنیں آپ سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔barrack goat company یہ وہ کمپنی ہے جس کے کروڑوں اربوں ڈالر آئی ایم ایف میں جمع ہیں۔یہ باقی دنیا کو قرضے دیتے ہیں ان کا بڑا ایک شیئر ہے اُس بینک میں ایک بہت بڑا share موجود ہے۔تو ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم بنیادی چیز پر آجائیں تو میں سمجھتا ہوں ہمارے وسائل کو صحیح طریقے سے بروئے کار لیا جائے بلوچستان میں ہر گھر خوشحال ہوگا ستر سال میں ہم نے کوئی پلاننگ نہیں کی۔اگر پلاننگ ہم نے کی ہے اُس میں تو پیسوں کا ضیاع ہوا ہے۔نہ ایجوکیشن پر ہم نے مزید بہتر پالیسی اپنائی نہ ہیلتھ میں نہ ایگریکلچر میں نہ لائیواسٹاک میں،اسی وجہ سے ہماری ساری چیزیں ناکام ہو کے رہ گئیں،تو میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن پر اگر آپ نو پرسنٹ آٹھ پرسنٹ رکھتے ہیں پورے بجٹ کا آپ کیا پیدا کرنا چاہتے ہیں اسے باقی دنیا میں تو سب سے بڑا

بجٹ کا حصہ تو ایجوکیشن پر خرچ ہوتا ہے، ہیلتھ پر خرچ ہوتا ہے، ایگریکلچر پر خرچ ہوتا ہے، یہاں تو ایگریکلچر پر ہم اتنے پیسے خرچ کررہے ہیں نہ ایجوکیشن پر خرچ کررہے ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں ایک اَن پڑھ معاشرہ اپنی قوم کی ضمانت دے سکتا ہے، ایک جاہل معاشرے کے اَن پڑھ لوگ کیا وہ صحیح منصوبہ بنا سکتے ہیں؟ اس لئے ہماری پوزیشن یہ ہوئی جیسے زیرے صاحب بتا رہے تھے کہ ڈاکٹروں کو آج مارا ہے پکڑا ہے انکے سروں پر لاٹھیاں برسائی گئی ہیں پہلے تو ہم جام صاحب سے کہتے تھے ان سے مزدور بھی ناراض ڈاکٹر بھی ناراض سارے لوگ ہی ناراض ہیں آج ہم بھی ڈاکٹروں کو مار رہے ہیں۔ تو یہ عوام کو ہم کیا میسیج دینا چاہتے ہیں اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بجٹ جو آنے والے وقت میں ہم بنانے جارہے ہیں ایجوکیشن کے لئے 25 فیصد اس بجٹ کا رکھا جائے۔ 25 فیصد ہیلتھ کے لئے رکھا جائے 25 فیصد ایگریکلچر کے لئے رکھا جائے، تاکہ ایگریکلچر، ایجوکیشن، ہیلتھ یہ تو ریڑھ کی ہڈی کے طور پر مضبوط ہو کے رہ جاتے ہیں۔ اور روزگار کے مواقع میں recommendation کرتا ہوں جو 25 percent رہے گا دس ہزار لوگوں کے اس سال جو لوگ بیروزگار ہیں دس ہزار لوگ اس میزانیہ میں آنے والے وقت میں روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ اگر روزگار کے مواقع آپ پیدا نہیں کرتے، امن کے طلب گار پھر یہ نا سوچیں کہ یہاں امن کا ماحول پیدا ہوگا اس لئے کہ اس وقت ہمارے پورے صوبے کی آبادی جو ایک کروڑ 23 لاکھ ہے آپ کے پورے جو ملازمین ہیں اس صوبے کے وہ صرف پونے تین لاکھ ہیں اور پونے تین لاکھ میں سے پچاس ہزار ایسے بوگس ہیں جو مختلف سیکرٹری مختلف علاقوں سے آکر بلوچستان پر قابض ہوئے تو انہوں نے اپنے لوگوں کو یہاں ڈومیسائل بھی دیا اور بھرتی کیا۔ اگر دو لاکھ پچاس ہزار ملازمین ہیں باقی کیا کررہے ہیں پرائیویٹ سیکٹر میں تو ہمارا کوئی ہے نہیں، نہ یہاں کوئی فیکٹری ہے نہ ایسا ہم نے میکنزم بنایا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنی پورٹ کو ان ستر سال کے دوران گوادر پورٹ اگر ہم صحیح طریقے سے فعال کرتے آج بلوچستان معاشی طور پر بہت ہی مضبوط ہوتا اور ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہوتی کہ ہم اسلام آباد سے پیسے طلب کریں۔ آج یہ ریکوڈک کے پیسے تھے اگر ریکوڈک کا جو معاملہ آج سے پچاس سال پہلے جامع منصوبے کے تحت اس پر کارروائی ہوتی آج ہماری یہ پوزیشن نہیں ہوتی کہ ہم اسلام آباد جا کے اپنی جولی پھیلاتے۔ ایگریکلچر وہ سیکٹر ہے یہاں جناب جس سے لوگ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتے ہیں اتنی بڑی زمین ہے نیچے اس کے پانی ہے ذرخیز زمین ہے اگر اس پر ہم زیادہ سے زیادہ جامع منصوبہ بنائیں تو یہاں کے لوگ ہر گھر خوشحال ہوگا اور اتنی اس کی حیثیت ہوگی کہ وہ اپنے بچے کو پڑھا سکے اپنے بچے کا علاج کروا سکے اپنے بچے کی شادی کر سکے لیکن ہم نے ان چیزوں کو نظرانداز کردیا ابھی میں آپ کو بتادوں ابھی دو ارب، تین ارب روپے وفاق کی جانب سے فیڈرل

کا جو شیئر تھا وہ آ گیا تھا جس سے زمینداروں کو گندم، شالی، کاٹن مختلف حوالے سے seeds دینے تھے، ٹریکٹر لینے تھے سارے چھوٹے چھوٹے ابھی یہ پیسے، فنانس والے بیٹھے ہوئے ہیں پیسے بھی روکھے ہوئے ہیں اور یہ lapse ہونگے جب یہ lapse ہونگے تو آگے چل کے جب ہم فیڈرل گورنمنٹ سے بات کرینگے وہ تو یہی کہیں گے کہ آپ میں اتنی صلاحیت نہیں تھی پیسے خرچ کرنے کا تو اب ہم سے پیسے کیوں مانگ رہے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی چیز جو پی اینڈ ڈی کی ذمہ داری ہے فنانس کی ذمہ داری ہے وہ تو ہم پورا نہیں کررہے ہیں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ پی اینڈ ڈی کے ہر ڈسٹرکٹ میں عملہ مکمل موجود ہوتا، وہ وہاں سمینار کرتے ورکشاپ کرتے لوگوں کی جو بنیادی needs تھیں وہ اپنی recommendation دیتے اُنکو اس recommendation کو یہ پھر پی اینڈ ڈی اور فنانس بھیجتے۔ فنانس کی اتنی ذمہ داری نہیں ہے جتنی پی اینڈ ڈی ذمہ داری ہے۔ ان 70 سالوں کے دوران کئی بجٹ کے متعلق ایک ڈسٹرکٹ میں سمینار ہوئی ہے ورکشاپ ہوئی ہے جہاں سے پی اینڈ ڈی کے لوگ بھی گئے ہیں چیف سیکرٹری وہاں گیا ہے اور پی اینڈ ڈی اے سی ایس وہاں جاکے لوگوں کی آواز ان کے دردانگی فریاد انہوں نے سنی ہے۔ یہ بات ناں میں آئیگی کہ نہیں تو اس سے کیا مطلب لے لیں جو serious نہیں ہے یہاں ایسے منصوبے بنائے گئے ہیں جو ایک فرد کی خاطر اربوں روپے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اور جو عوامی نوعیت کے تھے ان کو کٹ لگائے تھے۔ ہماری یونیورسٹی اس وقت میں آپ کو بتادوں تربت یونیورسٹی کا جو کیمپس ہے پنجگور میں اس وقت اس صوبے میں 22 کیمپس بنائے ہوئے ہیں کہیں پچاس اسٹوڈنٹس ہیں کہیں سو ہیں جہاں کہیں مکمل فل فلیج یونیورسٹی ہے جاکر یونیورسٹی گوادر ایک سو پچاس ہیں دوسو ہیں پنجگور کے کیمپس کے ایک ہزار دوسو سٹوڈنٹس ہیں۔ ابھی فنانس کمیشن کی یہاں میٹنگ ہوئی کہتے ہیں نہیں پنجگور کو تو ضرورت ہی نہیں ہے۔ تو ہمارے بلوچی میں ایک مثال ہے (بلوچی مثال) اس سے مراد یہ ہے شیرین آم کے درخت کو کاٹ کے ایک کرک کا پتہ نہیں ہے، ہم کرک بولتے ہیں اسے جو جنگل میں ہر جگہ پیدا ہوتی ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے لیکن ہر جگہ یورپ میں جائیں سعودی دنیا میں جائیں ابھی آم کو کاٹ کے اس کو آپ باڑ لگا کے حفاظت کریں۔ تو اس کا یہی ہوگا کہ عوام میں انارکی پیدا ہوگی، جہالت کا ماحول پیدا ہوگا اور پھر آپ کیا کرینگے لاء اینڈ آرڈر کی situation پیدا ہوگی اس کے بعد آپ اربوں روپے لاء اینڈ آرڈر کی situation پر خرچ کرینگے۔ کہ جناب! یہ خودکش آیا تباہی کی انہوں نے ابھی ان کے لئے منصوبہ بندی ہے 70 سے 80 ارب روپے لاء اینڈ آرڈر پر خرچ ہو رہے ہیں اگر صحیح منصوبہ بندی کی جائے تو لاء اینڈ آرڈر کے لئے صرف پچاس کروڑ کافی ہیں بس 70 ارب کی ضرورت نہیں۔ یہ 70 ارب کالج، یونیورسٹی

،اسکول، ایگریکلچر اور کمیونیکیشن کے لئے یہ ضرورت ہے۔لیکن صرف ہم بندوق کی نوک سے بات کرنا جانتے ہیں ہمارے پاس منصوبہ اور کیا ہے۔ پشتون کی بات کرتا ہے مارو خاموش کرواس کو۔ بلوچ کی بات کرتا ہے خاموش کرواس کو،سندھی بات کرتا ہے خاموش کرواس کو بابا یہ تو آپ کے ہی لوگ ہیں ان کی تربیت کرو، اِن کو گلے میں لگاؤ اِن کو محبت کی ضرورت ہے۔شفقت کی ضرورت ہے لاٹھی نہیں برساؤ اپنے بغل میں لے لو۔اس ملک کا مستقبل سنوارو ۔

جناب اسپیکر صاحب! ہم نے جو دیکھا اِس پچھلے ادوار میں جن پارٹیوں کی لیڈرشپ اور جن پارٹیوں نے یہاں rule کی ہے اُن کی ہوس ختم نہیں ہوئی چاہے پیپلز پارٹی ہو یا (ن) لیگ ہو ان کی ہوس ختم نہیں ہوئی اِن کی ہوس کے سامنے پورے سمندر کو سالن بناؤ اور زمین کو روٹی بناؤ تب بھی اِن کی بھوک ختم نہیں ہوگی۔کیونکہ ہوس کا کوئی علاج نہیں ۔شعور یہ ہے اِس وقت ہمارے جو بارڈر ہیں دنیا میں بارڈر کی بہت بڑی trade ہوتی ہے۔اربوں روپے مالی حوالے سے وہاں ں آمدنی ہوتی ہے۔تو اُس کے بعد اُس علاقے میں بہت سی چیزیں خرچ کی جاتی ہیں پھر اُس صوبے پر خرچ کیے جاتے ہیں ہمارے بارڈر کا حال دیکھیں دنیا میں کہیں ایسا بارڈر نہیں ہے۔آپ مکران میں جائیں پنجگور،تربت،مند، وہ بارڈر دیکھیں۔ بالکل ایسے ویران جگہ پر، بارش ہوتی ہے سارے، جتنے بھی وہاں سامان آتے ہیں وہ تباہ و برباد ہو کر بارش کی نظر ہوتے ہیں اِسی بارڈر کو اگر آپ صحیح طریقے سے مارکیٹ بنائیں تو آپ کی پھر یہ جو 20 ہزار روپے کی جو نوکریوں کی ہم بات کرتے ہیں اِس کی تو ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ایک،ایک لاکھ دو، دو لاکھ لوگ اس بارڈر پر کام کریں گے۔ جب روزگار ہوگا لوگوں کو تو امن کا ماحول ہی پیدا ہوگا۔لیکن ہم نے بارڈروں پر کوئی دھیان نہیں دیا میری recommendation یہی ہے کہ اِن بارڈروں پر صحیح طریقے سے جہاں باقی دنیا کے باڑرز ہیں جو لوازمات ہیں immigration center ہیں لوگوں کی ویزا لگتے ہیں۔وہاں قانونی طور پر لوگ trade کرتے ہیں اِن بارڈروں کو اس عزت کے ساتھ trade کرنے دیا جائے کبھی چمن، بارڈر پر ہم نے دیکھا چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہاں سے ایف سی والے ان پر لاٹھی پکڑ کر یہ دوڑ رہے ہیں وہ پیچھے۔یہی ہمارے علاقوں میں۔ یہ بھوک اور افلاس کے یہ چھوٹے بچے کے جو ہاتھ میں ایک ڈبہ روغن ہے گھی ہے۔ اِس کو بلا کر اس کو سنیں اِس کا باپ کدھر ہے۔اُس کا بھائی کدھر ہے۔اگر اُس کا بھائی نہیں ہے باپ مر گیا ہے کسی accident میں کسی blasting میں۔ یہ ریاست کو won کرنا چاہیے چھوٹے بچے کو۔ایسے ہزاروں لاکھوں بچے ہیں جو ریاست کو ان کو won کرنا چاہیے اِنہی کو پھر آپ انجینئر بنائیں اِنہی کو آپ ڈاکٹر بنائیں جب آپ اِن کو

won نہیں کرتے ہیں تو جہاں مافیا ہیں اِن کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پالش کر کے پھر یہ تو ریاست کے خلاف استعمال تو ہو سکتے ہیں ۔نرسری جو اُن کی ہے بنیاد آپ جانیں کہ کہاں سے یہ آئے ہیں اور اس کا حل کیا ہے ریاست ماں جیسی ہمیشہ وہ چیزوں کے حل کی طرف جاتی ہے۔بنیادی چیزوں کو دیکھتی ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! آپ دیکھیں۔ایسے علاقے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہم بجٹ بنانے جارہے ہیں ایسے علاقے ہیں جنہوں نے دسترخوان نہیں دیکھا ہے۔جن کے پیروں پر کبھی جوتے نہیں دیکھے انہوں نے۔تیل کبھی سر پر نہیں لگا۔جس کی آبادی 30ہزار ہے وہاں صرف 6بندے ملازم ہیں۔تو ہم کہاں اور کس زمانے کے، پتھر کے زمانے سے گزر رہے ہیں ان کو کون سنبھالیں۔ہمیں ہی سنبھالنا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ساری ذمہ داری اُن لوگوں کی ہے جو policy maker ہیں۔ہم سیاست دانوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں کچھ ہم اپنے گریبان میں بھی دیکھیں۔ہم میں بھی کمزوریاں ہیں لیکن ہمیں کام کرنے کے لیے چھوڑ دیں تا کہ اِس صوبے کی ہم خدمت کرسکیں۔پنجگور کا وفاق سے تعلق ہے اِس مسئلے کا۔میں ایک بار پھر اور میں ایجنڈے پر لا رہا تھا اِس کو قرارداد کی شکل میں۔ہمارا ایئرپورٹ 1964ء میں جناب اسپیکر صاحب! بنا اُس وقت 3فلائٹس تھیں۔اور آبادی ایک لاکھ تھی۔پھر آبادی بڑھتی گئی اور ان فلائٹس کی تعداد کم ہوتی گئی۔ابھی 5لاکھ کی آبادی ہے پنجگور کی دو سال سے ایئرپورٹ بند ہے۔اور geo politically اتنی بڑی اہمیت ہے پنجگور کی کہ وہاں radar لگا ہوا ہے جو۔اس radars کے اوپر 24 گھنٹے میں 700 cargo flights travel کرتی ہیں اور ہر فلائٹ سے 2ہزار ڈالر چارج کیے جاتے ہیں۔مہینے میں کروڑوں ڈالر اِس گورنمنٹ کو اِس ریاست کو اِس وفاق کو مل رہا ہے اور سال کے 12 کروڑ ڈالر ہوں گے۔ایئرپورٹ بند ہے 700 کلومیٹر کے range پر کراچی ہے۔بیمار راستے میں مر جاتے ہیں چھوٹے موٹے علاج تو ادھری ہوتے رہتے ہیں۔بڑے علاج تو کوئٹہ میں بھی نہیں ہو سکتے۔اتنا احساس نہیں ہے کیا ہو رہا ہے یہ؟ ان بنیادی چیزوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ریاست کی مضبوطی اُس کا بنیادی حدف وہ بنیادی جو چیزیں ہیں خوردبینی میں دیکھ کر اُس پلر کو مضبوط کرتا ہے۔اگر اُس پلر کو نظر انداز آپ کر دیں۔بارڈر پنجگور کے بارڈر سے سال میں 12ارب روپے کسٹم کو ملتے ہیں۔اور وہاں روڈ بارڈر سے لے کر شہر تک 80 کلومیٹر روڈ ہے وہ ایسا ہے کہ 30-20 کی سپیڈ سے گاڑی نہیں جا سکتی۔لوگ اپنی مدد آپ اس کو بنا رہے ہیں ابھی وفاقی گورنمنٹ آپ کے عمران خان صاحب نے اُس روڈ کو پی ایس ڈی پی میں ڈالا ہے اُس کی بڑی مہربانی۔لیکن ہم سمجھتے ہیں روزگار کے ذرائع اور بارڈر کے امن ماحول پر ہماری جو لیویز فورس ہے۔اِس سرزمین کے رقبے کے حوالے سے اِس صوبے کا بڑا ایریا لیویز کے پاس ہے۔لہذا بارڈر علاقے

میں لیویز کو بنیادی جو ضروریات ہیں۔ گاڑی کی ضرورت ہے اسلحہ کی ضرورت ہے ان کو، وہاں اگر کوئی جہاں کہیں اُن کو کمروں کی ضرورت ہے تو پورا بارڈر کے علاقے میں کم از کم 5 ہزار 6 ہزار لیویز فورس بھرتی کی جائے۔ تاکہ وہاں علاقے کے لوگ روزگار پر ہوں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون بھی کریں گے یا چمن سے لے کر آپ جیونی تک وہاں لیویز فورس کو اہمیت دے دیدیں۔ روزگار کے مواقع پیدا کریں اگر بیروزگاری کا یہی عالم رہا تو پُرامن ماحول کہاں سے پیدا ہوگا۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ لائیواسٹاک کی ایسی اہمیت ہے بلوچستان میں۔ اور بڑے پیمانے پر پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کو ہم نے نظر انداز کیا ہے۔ اگر اِس کو ہم مضبوط طریقے سے لے کر آگے بڑھیں، انگریزوں کے زمانے میں لائیواسٹاک سے لوگوں نے یہاں کارخانے لگائیں۔ یہاں سے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کپڑے ٹیکسٹائل کی ملز یہاں انہوں نے لگائی۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اِن چیزوں کی اہمیت ہے۔ باقی ملکوں میں دیکھیں وہ آبادی کو دیکھ کر کہ ایک لاکھ آبادی بڑھ گئی ہے۔ ابھی کتنے Hospital کی ضرورت ہے آبادی 2 لاکھ ہوئی ابھی کتنے اسکول کی ضرورت ہے آبادی 3 لاکھ ہوئی اس کے لیے کتنے روڈ کی ضرورت ہے۔ منصوبہ بندی، یہ ہمارا پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کدھر ہے وہ تو نظر نہیں آرہا ہے۔ ابھی اگر یہ حال ہے زمانے سے تو یہ تھا ٹھیکیدار یہاں جناح روڈ میں پھرتے تھے اپنی اسکیمیں ڈالتے تھے بھائی دو لاکھ روپے دیدو، اور P&D میں جا کر آپ کو کم از کم 10 کروڑ کی اسکیم تو مل جاتی ہے۔ تو اِس طریقے سے اگر منصوبہ بندیاں ہوتی ہیں تو یہ صوبہ ترقی نہیں کرتا امن کا ماحول آپ پیدا نہیں کر سکتے جامع منصوبہ آپ نہیں بنا سکتے۔ لوگوں کو ایک دفعہ پوچھ لیں کہ آپ کے بنیادی مسائل ہیں کیا؟ میں نے ابھی اپنے علاقے میں میں آپ کو بتادوں صرف ایک مثال دے دوں۔ 42 کلومیٹر روڈ میں dual carriage وہاں شروع کی ہے 70 سال کے بعد۔ اور کبھی P&D میں کبھی فنانس میں کبھی کٹ لگتا ہے۔ ان کو کبھی ان کے مجموعی طور پر 50 پرسنٹ گیا باقی 50 پرسنٹ کو کٹ لگا compensation کی مد میں، کبھی سی ایم سیکرٹریٹ کبھی یہاں جیسے کہ پنجگور ڈسٹرکٹ اسد کا اپنا ذاتی ہے۔ نہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس صوبے کو بنانا ہے ہر صوبے کی یونین کونسل کی سطح پر recommendation لیں تحصیل کی سطح پر ماسٹر پلان ہونا چاہئے ٹاؤن پلان ہونا چاہئے ایک شہری ماحول پیدا کر کے ہو سکے۔ جب تک آپ ٹاؤن پلان نہیں کریں گے ماسٹر پلان آپ کا نہیں ہوگا تو اُسی طریقے سے مٹھا خان بھی آجائیں ژوب کی ایک گلی کو پختہ کروایا ہوگیا پختہ، کیا ملا؟ ہم سمجھتے ہیں کہ بنیادی جو ضروریات ہیں اُن کو نظر انداز نہ کریں یہ ممبر کو صحیح طریقے سے جو تجاویز دیتے ہیں جہاں سے جس نے بھی صحیح تجویز دی اُس کو accept ہونا چاہئے۔ یہاں ایک عجیب ماحول بنایا ہوا ہے کوئی صحیح بندہ کام کریں ایک نیب

بنایا ہوا ہے ادھر جو political victimization tool کے طور پر استعمال ہورہا ہے کسی کے پیچھے بھی پڑو، اگر اُس نے تھوڑا جتنی بھی نیک نیتی سے کام کریں جتنے روڈ بنائے جتنے کالج بنائے جتنی بھی چیزیں بنائیں لیکن ایک دفعہ اُنہوں نے زندہ باد نہیں کیا تو ابھی اُس کے پیچھے پڑنا ہے یہ ہمارے dictate پر نہیں آرہا ہے۔ اور کیس چلتے رہیں گے ابھی آپ دیکھ رہے ہو نہ، نواز شریف کے پاس بھی کتنے بڑے کیسیز تھے اور پیپلز پارٹی کے پاس بڑے بڑے کیسیز تھے ابھی یہ تو سارے آب زم زم سے دھوئے ہوئے ہیں اسی لئے اسلام آباد میں بڑی بڑی تقریریں ہورہی ہیں۔ حالات اس طریقے سے رہے جناب اسپیکر صاحب! افراد کو فرد کو ریاست کی خاطر قربان کیا جاتا ہے اور ریاست کو افراد کیلئے قربان نہیں کیا جاتا۔ یہاں یہی ہوتے ہیں تو اسے کیا ملتا ہے۔ تباہی کے علاوہ اسے کیا ملتا ہے؟ تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں ہم اتنا serious تو نہیں ہیں چیف سیکرٹری کدھر ہے آئی جی پولیس کدھر ہے وہ چیف سیکرٹری بڑی بڑی باتیں کرتا، لوکل سیکرٹریوں کو بُلا کے تھڑی دیتا ہے میں یہ کروں گا آپ کو ابھی آپ کو یہاں سے نکال دوں گا آپ رشوت کھا رہے ہیں نوکریاں بیچ رہے ہیں آپ کون ہوتے ہیں کہ یہاں کے باعزت لوکل لوگوں کے ساتھ اس طریقے سے پیش آتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔ لہٰذا جو آپ کی ذمہ داری ہے اُسی اپنی ذمہ داری کو پوری کریں۔ آج بجٹ پر ہم بحث کررہے ہیں آپ کدھر ہیں آپ رولنگ دے دیں اس کو بُلا لیں یہ کدھر ہے اس کو ہر ڈسٹرکٹ میں جانا چاہیئے ہر جگہ جانا چاہیئے، جاتا ہے ڈسٹرکوں میں لیکن خاص مخصوص interest پر جاتا ہے کوئی کام کیلئے نہیں۔ پہلے زمانے میں انگریزوں کے زمانے میں یہ سارے جتنی بھی آپ کی ریلوے لائن ہے وہ بن گئی مزدور بہت علاقوں سے اُن کے جیل کے قیدی سب چیز بنائی ہم نے ایک کلومیٹر ریلوے لائن بنائی ہے نہ، اٹھارہویں صدی میں بن گئی ہم نے کہیں ایک کلومیٹر بنایا ہمارے پاس منصوبے ہیں نہیں، ہماری سوچ جناب اسپیکر صاحب! پتہ کیا ہے۔ ایک فٹ اور ایک فٹ کا مطلب آپ جانتے ہیں کہ کیا ہے معدے اور دماغ کے درمیان جوایریا ہے وہ ایک فٹ ہے یہ دماغ سوچتا ہے اپنے پیٹ کے خاطر تو یہ ملک ترقی نہیں کرتا صوبے ترقی نہیں کرتے vast range پر آپ کو سوچنا چاہیئے جہاں آپ کی آنکھیں ڈبل رینج پر دیکھتی ہیں آپ کی vast range ہوگی اور اُس رینج میں غریب ،لاچار، مسکین ، بے تعلیم ، جاہل لوگوں کو اکٹھے کرکے اُن کیلئے آپ منصوبے بناتے ۔ہم جو اتنی باتیں تین دن سے کر رہے ہیں

ان میں سے ایک recommendation اس میں شامل ہوگی اگر نہیں ہوئی تین بجٹ بنائے تھے یہاں جام کے دور میں, تین بجٹ ہم نے تو کہاں وہ خراب ہیں ہم نے تو نکال دیئے ٹھیک یہ بجٹ ہم بنانے جارہے

ہیں اگر یہ بجٹ اُن سے زیادہ خراب ہوا تو ہم تاریخ کے سامنے کیا کہیں گے اس لئے یہاں پر بجٹ بنانے کیلئے سرجوڑ کے ہر ڈسٹرکٹ میں اُس کی آبادی اُس کی ضروریات کے مطابق یہ فلور کو ایک side پر جانے نہ دیں آپ۔ کہیں دس ارب اور کہیں ایک ارب کہیں پانچ ارب اور کہیں پچاس کے روڈ یہ انصاف کے تقاضے نہیں ہیں۔ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کا بہترین انداز یہی ہے کہ ابھی بھی ٹائم ہے ابھی بھی وقت ہے چیف سیکرٹری پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ non ،finance development development کے جو آفیسرز ہیں ان کو ساتھ لیکے ہر ڈسٹرکٹ میں سیمنار کریں، ہر ڈسٹرکٹ میں ورکشاپ کریں اُن کی جو recommendation ہے اُس پر عمل کریں میرے ڈسٹرکٹ سے جو recommendation آئے گی میں اُس کو مانتا ہوں میری ذاتی کوئی خواہش نہیں ہے تاکہ اُس پر صحیح طریقے سے عمل درآمد ہو۔ اور ہم چاہتے ہیں دیکھیں! یہ change کا ہمارا مطلب یہی تھا کہ ہم چینج لائیں گے چینج کا مطلب ہے آنے والے بجٹ میں لوگوں کو عام لوگوں کو ریلیف ملے, افراد کو نہیں کسی سرمایہ دار کو نہیں, کسی جاگیردار کو نہیں کسی سردار کو نہیں عام شہری کو عام غریب کو ریلیف ملے تب اس بجٹ کو عوامی بجٹ کہا جاتا ہے اگر چند لوگوں کی recommendation سے بجٹ ہم بنائیں اس کو ہم عوامی بجٹ کا نام دے کے اپنے آپ کو دھوکہ کیوں دیں۔ آج تو کوئی نہیں تھا میں اور زیرے صاحب یہاں آئے باقی تو کوئی نہیں تھا آپ سے مشورہ کیا جب میں تقریر کرتا ہوں پوری اسمبلی وقت خالی ہوتی ہے پتہ نہیں یہ وجہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : آج آپ نے پورے بلوچستان کی بات کی ہے اس لئے لوگ آنا شروع ہو گئے۔

وزیر برائے محکمہ زراعت: ہاں میں تو یہی کہتا ہوں کہ دوست آجائیں لیکن ہماری ایک جو ذمہ داری ہے مرکز سے جو پیسے لینے کی جو مرکز میں ہمارے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے۔ ابھی اس دفعہ نہ اپوزیشن ہے نہ کوئی ٹریژری سارے اکٹھے ہیں۔ نام اپوزیشن کا ہے لیکن ٹریژری ابھی پوری ٹریژی ہے 64 کے 64 ٹریژری ہے اس دفعہ آپس میں لڑنے کے بجائے جامع منصوبہ ہم بنائیں مرکز کیلئے بڑے بڑے ڈیم بڑے روڈز بڑے بڑے ایئر پورٹ بڑی بڑی یونیورسٹیاں اتنے کم از کم اُن سے ایک سو دو سو پانچ سو ہزار ارب مرکز سے لیکر ہم لائیں تو اس گورنمنٹ کی بڑی کامیابی ہوگی۔ اور میری تجاویز بھی یہی ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنی مکمل ٹیم کے ساتھ اپوزیشن کو ساتھ لیکر فرینڈلی اپوزیشن کو ساتھ لیکر مرکز میں جائیں اور یہاں جتنے بھی منصوبے ہم بنائیں گے ان کے BWB ہم کرلیں اور یہاں سے ہم recommend لیکے ان کے PC-1 ہم بنائیں اور مرکز کے پاس جائیں اگر یہ گورنمنٹ بچ گئی اُس بحرانی کیفیت سے کوئی ماحول بنا تو اگر ہم وہاں جائیں تو میرا یقین

ہے کہ کم از کم بلوچستان کے لئے ہم بہتر سے بہتر منصوبہ ہم لیکے آسکتے ہیں۔ ہمارا ابھی یہ پورٹ ہے گوادر پورٹ کہ گوادر پورٹ بلوچستان کا مستقبل ہے لیکن operational نہیں ہو رہا ہے۔ اور اُس پورٹ کو صحیح طریقے سے اگر ہم چلانے کی منصوبہ بندی کریں تو یہی پورٹ پورے بلوچستان کے ہر گھر کو ایک ایک ہزار ڈالر کم از کم دے سکتا ہے اگر اس کو صحیح چلایا جائے۔ اُس زمانے میں جہاں یہ ملک نہیں بنا تھا بلوچستان اُسوقت تھا اُس زمانے میں خان اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ وسط ایشاء کا جتنا سامان اور مال اس ذریعے سے گوادر سے جو آتا تھا اُونٹ کے ذریعے پھر افغانستان وسط ایشاء میں یہ لے جاتے تھے سات ہزار چاندی اُسوقت کما تا تھا۔ سات ہزار چاندی کا جو سکہ تھا اُس وقت اُسکی کمائی تھی ابھی یہ پورے ریجن کیلئے بہتر سے بہتر راستہ ہے لیکن سیاسی نظر ہو گئی کبھی مرحوم بے نظیر نے افتتاح کیا کبھی نواز شریف نے آکے افتتاح کیا کبھی عمران خان صاحب آئے وہ سیاست کی نظر ہو گیا لیکن لوگوں کو کچھ نہیں ملا۔ اور یہی حال ہوئی کہ جب چیزیں نظر انداز ہوتی ہیں تو گوادر سے ایک ملا نکلا سارے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ ابھی ملا اتنا طاقتور ہے مُلا فون کرتا ہے چیف سیکرٹری کو۔ چیف سکرٹری کمشنر کو کہتا ہے وہ کمشنر کہتا ہے ہماری بات کوئی نہیں مانتا ہے مُلا فون کرتا ہے چیف سیکرٹری کہتا ہے مُلا نے ابھی فون کیا ہے جلدی کریں۔ بھائی کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو منصوبہ بندی کرو لوگوں کو اعتماد میں لے لو۔ صحیح طریقے سے کام کر لیں تو اسلئے لوگوں کو یہ ہجوم کو اکٹھا ہونے نہ دیں، جب یہ مایوسی ہوگی احساس کمتری پر لوگ جائیں گے انارکی پیدا ہوگی یہ ہجوم ایک بڑا مجموعہ ہوگا تو یہ مسئلے پیدا ہونگے اس کے حل کے لئے ہم گورنمنٹ کے اُن تمام اداروں سے نیک نیتی کے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہے بشرطیہ کہ بخاطر بلوچستان کے لاچار مظلوم عوام کے مفادات ہو اس میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اُن تمام پارٹیوں کے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہیں جس کا مقصد بلوچستان کے غریب کسان، زمیندار، مزدور، ڈاکٹر، انجینئر، اُن کی مفاد ہو میں اپنی پارٹی کی جانب سے تیار ہوں اُن کیساتھ کام کرنے کیلئے لیکن اگر ناانصافی ہوئی وسائل کی جو تقسیم کار ہے منصفانہ نہیں ہوا like dislike, پر ہوئی تو اس فلور پر مَیں آواز بلند کرتا رہوں گا یہ میرا قومی اخلاقی میرا فرض بنتا ہے کہ مَیں اپنے لوگوں کے جو بنیادی needs ہیں جو ضروریات ہیں اُن کو پورا کرنے کیلئے مَیں struggle کروں اگر آج بلوچستان میں کوئی سو، دوسو، تین سوفٹ کنواں لگا کے ایک رسی اُس میں ڈال کے ہماری مائیں اور بہنیں اپنے کمر پر باندھ کے پورا ایک ایریا کے بعد اُس کا چھوٹا بچہ وہاں کھڑا ہے وہ ڈول کو اُٹھاتا ہے جناب اسپیکر! یہ بہت دکھ اور افسوس کی بات ہے ہمارے لئے جو ہم اپنے کو پولیٹکل اور یہاں کے نمائندہ سمجھتے ہیں ہمارے لئے بھی افسوس کا مقام ہے اور اُن لوگوں کیلئے جو پالیسی maker ادارے ہیں جو پالیسی بناتے ہیں۔ پالیسی ایک

افراد ایک ٹاؤن ایک تحصیل ڈسٹرکٹ کے لئے نہیں بنائیں مجموعی طور پر اس ملک کے لئے پالیسی بنائی جائے یہاں بلوچ کو، سندھی کو، پشتون کو پنجابی کو ایک page پر لانے کا سب سے بہتر طریقہ ہے استحصالی نظام جو خیالات ہیں اُن کو ختم کیا جائے۔ اور ایک پرامن بقاء باہمی کے تحت جیو اور جینے دو کی پالیسی کو اپناتے ہوئے اپنے اس ملک کو ترقی کا سبب بنے۔ اگر یہ چیزیں ہم نے نظرانداز کیں تو صرف یہی ہوگا کہ ہر جانب سے آہ وفریاد آئیگی اور ہمارے پاس ایک لاٹھی اور بندوق ہے اُس آگ کو خاموش کرنے کیلئے کبھی لاٹھی کبھی بندوق یہ لاٹھی اور بندوق افغانستان میں بہت چلا آخر میں تھک گئے منصوبہ بندی شروع کی۔ اسلئے ہم سمجھتے ہیں کہ جو پسماندہ علاقے ہیں چاہیے وہ نصیر آباد سے جیونی تک یا چمن سے کاہان تک یا حب سے لیکر آپ کے ضلع کے تحصیل درگ تک۔ یہ سارے علاقے جتنے بھی ہیں جو بنیادی ضرورت ہیں۔ اب بھی وقت ہے کابینہ بھی یہی فیصلہ کرے اور چیف سیکرٹری کو بھی یہ ذمہ داری دے دیں پی اینڈ ڈی کے پاس جتنے بھی expert ہیں وہ بھی ہوں۔ فنانس کے لوگ یہ سارے علاقوں میں جاکے سیمنار اور ورکشاپ کریں تاکہ یہ جامع منصوبے کے تحت اس دفعہ ہم صحیح بجٹ بنانے میں کامیاب ہوجائیں۔ انہی باتوں کے ساتھ مَیں نے کچھ زیادہ ٹائم اسلئے کہ سب بولتے گئے اور پھر جلوس کی شکل میں اسلام آباد میں پتہ نہیں کیا لیکر آئیں گے وہاں سے۔ ہماری دعا یہی ہے کہ نیک تمناؤں کے ساتھ آجائیں کسی کا سر کسی کا پیر نہ ٹوٹے اور وہ سلامتی سے آئیں کیونکہ ہمارے دوست ہیں سلامتی کے ساتھ آجائیں اور یہی ہماری دعا ہے اور آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے بڑے خلوص کے ساتھ مجھے سننا لوگ کم تھے لیکن آپ کو جب مَیں دیکھتا میرے جذبات پیدا ہوئے کہ مَیں بولتا جاؤں کہ مَیں بولتا جاؤں اور خاص کر یہ جو صحافی حضرات ہیں ان سے بھی request ہے اُن سے کہ جو ہم نے بولا ہے کم از کم وہ اپنی نقطہ نظر اور اپنی قلم کے زور سے باقی دنیا کو فیڈریشن کو وفاق کو کم از کم پہنچنا تاکہ یہاں کے لوگوں کی بلاوجہ۔ بڑی مہربانی thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میر صاحب آپ نے یقیناً بجٹ کے حوالے سے بہت تفصیلی اور بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ اگر پی ایس ڈی پی جناح روڈ میں بننے گی تو پھر بلوچستان کا یہی حال ہوگا۔ توقع رکھتے ہیں کہ آنے والے بجٹ میں گورنمنٹ سے کہ بلوچستان کے لئے اچھی پالیسی کے ساتھ بجٹ بنائیں گے۔ جی سردار کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر برائے محکمہ مواصلات وتعمیرات): شکریہ جناب اسپیکر صاحب کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ تھوڑا سا اس حکومت کے کام پر نظر ڈالوں گا جو کہ نوزائیدہ حکومت ہے۔ چار یا پانچ مہینے ہوئے

ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ آج کچھ ہٹ کے مَیں دو، چار باتیں کرنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے اس فلور کے توسط سے۔سب سے پہلے مَیں میر اسد کو ان کے تقریر میں بلکہ کل رات سے مَیں ARY پر دیکھ رہا ہوں کہ پنجگور کا بار بار نام آرہا ہے کہ ایک خاتون اور ایک میل وہ کہتا ہے کہ جی ہمیں ابو کی بڑی یاد آرہی ہے تو وہ اتنے میں کھجور کا اشتہار آرہا ہے ان کی کوششوں سے جو وہاں پر کھجور کی جو انڈسٹری لگی ہے آج 72.73 سالوں میں مَیں نے پہلی دفعہ بلوچستان کی بہت ہی پسماندہ بہت ہی پسماندہ ضلع کا ذکر سننا کہ وہ کھجور لیتے ہیں تو اُس میں ہمارا ایوب کھوسہ ہوتا ہے وہ باپ بنا ہوتا ہے کہ ہم خود پنجگور سے ادھر آئے ہیں تو مَیں ان کی کاوشوں کو ان کی کوششوں کو سلام پیش کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ اُس ضلع کو آج دنیا کے میڈیا پر نشر کیا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! کل میری ایرانی کونسل جنرل سے میٹنگ تھی۔مَیں ان کی بات کو آگے بڑھاؤں گا میر اسد کی۔بارڈر ٹریڈ۔ہمارا یہ صوبہ بہت غریب اور پسماندہ صوبہ ہے اس کا ٹوٹل دارومدار یا زراعت پر ہے یا بارڈر ٹریڈ پر ہے۔زراعت کی پوزیشن یہ بن گئی ہے

جناب اسپیکر! کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارشیں کم ہونے کی وجہ سے ٹیوب ویل کا پانی بہت نیچے چلا گیا ڈیموں کی کمی کی وجہ سے سابقہ ادوار کے مرکز کی توجہ نہ دینے پر اس وقت بلوچستان کی خاص کر مَیں اپنے اضلاع کی بات کروں گا اسی طریقے سے جہاں جہاں پر نہری سسٹم کے علاوہ آپ کا ضلع ہے ہمارا ضلع ہے لورالائی ہے، دکی ہے، کوہلو ہے یہ خاص کر ہم اپنے زون کی بات کریں یہ سب لوگ پینے کے پانی کیلئے ترس گئے ہیں، باغات خشک ہوگئے، ابھی گندم کی فصل تیار ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شاید ہمارے اعمال کی طرف سے بارشوں کی کمی ہے۔تو اسوقت صورت حال یہ ہے کہ آئندہ دس یا بارہ دن میں بارشیں نہیں ہوئی تو گندم کی فصلیں ہماری تباہ ہوگئیں۔بارڈر ٹریڈ کی پوزیشن یہ ہے کہ 150 ایجنسیاں بیٹھی ہوئی ہیں جو آپ کے علم میں بھی اور ہمارے علم میں بھی ہے کہ ان کا کیا کردار ہے کیا سلسلہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ کسٹم کو پولیسنگ اختیارات دیکر انٹر ڈسٹرکٹ انٹر پراونشل جو تھوڑی بہت ٹریڈ ہوتی تھی ان کو جس طریقے سے behave کیا جاتا ہے انکے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے خواتین سے لیکر بزرگوں سے لیکر یا جو بھی چھوٹی موٹی کرتے ہیں آخرات کو اگر آپ کے بچے رونا دھونا کریں خوراک کے لئے اور آپ صبح نکل پڑیں تو لامحالہ آپ کریں گے کچھ نہ کچھ تو کریں گے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ آپ منشیات کا کام کریں یا گولہ بارود کا کام کریں یہ چھوٹی موٹی چیزیں دنیا میں ہوتی ہیں۔اس سے میری تفصیلی بات ہوئی اور پرنسپلی وہ agree ہوا کہ ہم بارڈر ٹریڈ کو جہاں تک ایران کا سوال ہے مکران کے ساحل سے لیکر تفتان اور اس طریقے جہاں جہاں تک ہماری بارڈر جارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت

ایران کی طرف سے ہم ہر قسم کی تعاون کریں آپ اس طرح سنبھالیں یہ ہم نے اپنے سی ایم کے سامنے رکھا دو پوائنٹ تھے ایک یہ ایک فلائٹس جیسا کہ میر اسد نے ذکر کیا پنجگور رہے یا جو ایران کا تہران زائدان اور مشہد یہ فلائٹیں principally وہ agree ہوگئے کہ ہم چھوٹی سے ایک request کرتے ہیں کہ جہاں جہاں پاکستان کے ایئرپورٹس ہیں ہماری فلائٹیں جو آئیں گی وہ جو لینڈنگ چارجز ہیں یا stay چارجز ہیں وہ اگر نہ لیئے جائیں تو وہی ہم اگر پی آئی اے یا آپ کے پاکستان کی کوئی ایئر لائن بھی کارگو یا پسنجر چلتی ہے تو ہم same وہی سلوک کریں گے ایران کے ایئرپورٹس پر۔ وہ میں نے سی ایم صاحب کے گوش گزار کیا انہوں نے کہا کہ ہم اس میں آگے بڑھ چکے ہیں یہ ایک نیا پوائنٹ ہے اس پر بھی انہوں نے کہ سمری ہمیں put up کریں کہ تا کہ ہم مرکز سے بات کریں کیونکہ ایئرپورٹس فیڈرل preview میں آتے ہیں اسی کے ساتھ ساتھ سی ایم صاحب نے ایک بڑا اچھا قدم اٹھایا ہے بارڈر ٹریڈ کے حوالے سے اس نے کسٹم کو محدود کر دیا ہے بارڈر کی حد تک جہاں تک انٹری پوائنٹ ہیں کہ وہاں پر جو اپنا سلسلہ ہے وہ کریں باقی انٹر پروانشل یا انٹر ڈسٹرکٹ یا between شہروں کی جو بھی تجارت ہوتی ہے اس پہ وہ کوئی ایکشن نہیں کرسکیں گے انشاءاللہ یہ دو چار دن میں آپ کے سامنے اس کا نوٹیفکیشن وغیرہ تمام چیزیں آجائیں گی تو یہ اس حکومت کو اس نوزائدہ حکومت کو ایک بہت بڑا کریڈٹ ملتا ہے کہ ہم نے شارٹ ٹائم میں اس بلوچستان کی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بجٹ پر بات کریں کھیتران صاحب۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: جی یہی بجٹ ہے ٹریڈ پر ہی بات کر رہا ہوں اگر پیسے ہوں گے تو بجٹ بنے گا اگر پیسے نہیں ہوں گے جیب میں تو پھر وہی ہوگا کہ در بے کو۔ جناب اس وقت فیڈرل میں بحران ہے۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ یہ ایک آئینی اخلاقی طور پر یہ بحران ختم ہو اول تو اپوزیشن کو نہیں چاہیے تھا ساڑھے تین چار سال گزر گئے بھئی ایک سال تھا یہ آخری سال پھر الیکشن کا سال ہوتا ہے ہر ایک تیاری میں لگا ہوتا ہے تو اس وقت عدم اعتماد کی تحریک نہ لاتے لیکن چونکہ یہ جمہوری ایک سسٹم ہے لیکن باقی چیزیں جو اسکے ساتھ ساتھ ہو رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ یہ جو معاملہ چل پڑا ہے خیر و خیریت اور خوش اسلوبی سے اپنے انجام کو پہنچے۔ اس حکومت نے لوگوں کی غربت کو دیکھتے ہوئے بہت ساری ایسی چیزیں کیں ہیں جو اس بلوچستان کے غریب عوام کی ضرورت تھی ہمارے اوپر فرض بنتا تھا انکی ضرورت تھی جیسا کہ سیکریٹریٹ الاؤنس تھا ڈی آر اے تھا اور بھرتیاں ہم نے جو پچھلی حکومت میں ہم بھی حصہ تھے اس کے ہم نہیں کر سکے سرخ فیتے کی نظر رہی الحمدللہ آج تمام ڈیپارٹمنٹس میں یہ بھرتی کا عمل شفاف طریقے سے رواں دواں

ہے اور آئندہ ایک مہینہ ڈیڑھ میں ہزاروں کے حساب سے بلوچستان کے بے روزگار نوجوانوں میں انشاء اللہ روزگار مہیا ہوگا۔ دیکھیں آپ ایک شخص کو نوکری دیتے ہیں وہ ایک شخص نہیں ہے وہ ایک پورا خاندان ہے اکنامک کے حوالے سے میں اگر تنخواہ دار ملازم ہوں چاہے چھوٹا ہوں بڑا ہوں۔ پورا مہینہ دکاندار مجھے ادھار دیتا ہے پہلی کو جب میری تنخواہ آتی ہے تو دکاندار کو یہ یقین ہوتا ہے یہ تنخواہ پر پیسے میرے گم نہیں ہوں گے اگر میں بے روزگار رہوں دو دن دکاندار مجھے ادھار دے گا تین دن دے گا اس کے بعد وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب اسپیکر صاحب کہ ایک ہمارے اپنے ہی ہاؤس کے لوگ جو کہ پچھلی حکومت کا بھی حصہ تھے اس حکومت کا بھی حصہ رہے ہیں۔ غلط قسم کے الزامات لگا کے اپنے صوبے کو بدنام کیا اسکی بازگشت وہ کہتے ہیں کہ سنی سنائی باتیں جو قد آور ہمارے لیڈر ہیں جو بہت بڑی پارٹیوں کے قائدین ہیں ان تک یہ بات پہنچی ہے۔ اور انہوں نے میڈیا میں کورٹ کیا ہے کہ جی بلوچستان میں نوکریاں بیچی گئیں یا اس حکومت میں یا پچھلی حکومت کی بھی میں بات کروں گا چونکہ میں اس کا بھی حصہ تھا مجھے تو یہ ہے فخر کرنے والی وہ ذات ہے میں فخر سے اس فلور پر میڈیا کے ذریعے میں اعلان کرتا ہوں کہ کوئی ثابت کرے کہ یہاں پر نوکری میرے پاس دو محکمے پہلے تھے اب بھی سمجھیں کہ دو محکمے بلڈنگ، روڈز میرے پاس ہیں ایک دھیلے کی ایک دھیلا کیا ہوتا ہے اگر ایک نوکری کوئی ثابت کرے میرا قول ہے میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ ایوان تو میں چھوڑ دوں گا مجھے جو میری قوم نے میرے اوپر دستار باندی ہے وہ بھی میں پھینک دوں کڈھے میں یہ ناجائز الزام لگانا اور ہمارے اپنے ساتھی بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) اپنے ساتھیوں پر دکھ ہوتا ہے کہ کل تک آپ اقتدار میں تھے آج آپ اقتدار سے باہر ہیں لیکن اس پارٹی کا حصہ ہیں آپ اپنی پارٹی پر اور آپ اس معزز ایوان کے معزز ممبروں پر الزام لگاتے ہیں کہ نوکریاں بیچی ہیں نوکری بیچنے سے تو بہتر ہے کہ کتے کا گوشت کوئی کھالے میں اس ایوان کی توسط سے اور میڈیا کی توسط سے میاں شہباز شریف، بلاول بھٹو زرداری تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ سنی سنائی باتوں پر پلیز نہ جائیں آپ اپنی انکوائریاں بٹھائیں ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں آپ اپنی ذاتی انکوائری بٹھائیں اگر ثابت ہوگیا تو جو ایک چور کی سزا ہے وہ ہماری سزا ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک عجیب بھونڈا الزام لگایا گیا کہ جی یہ حکومت جو بنی ساڑھے تین ارب روپے وہ بھی ہمارے اپنے ساتھی نے میرے لئے وہ قابل احترام ہیں آپ کے وہ پارلیمانی لیڈر ہیں میں چیلنج یہ کہتا ہوں میرے اپنے وزیراعلیٰ کے اپنی کیبنٹ ہم جتنے کیبنٹ کے ممبر بیٹھے ہیں اپوزیشن والے جنہوں نے ہمارا ساتھ دیا اس حکومت کے بنانے میں میرے ساتھی میں چیلنج یہ کہتا ہوں ساڑھے تین ارب تو بہت دور کی بات ہے اگر ساڑھے تین سو روپے بھی کسی نے ثابت کئے

میرا وعدہ ہے کہ میں پہلا شخص ہوں گا جو سی ایم کے گریبان میں ہاتھ ڈالوں گا۔ جناب نہ کریں وہی سنی سنائی باتیں پھر اسلام آباد تک چلی جاتی ہیں اور وہ اس چیز کو quote کرتے ہیں بہت افسوس کی بات ہے کہ اتنی قدآور شخصیات اتنے بڑے لیڈر اور ایک فٹ پاتھی بات کو، میں تو اس کو ایک غیر پارلیمانی اور ایک کیا کہہ سکتا ہوں میں ابھی میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں اس بات کو کورٹ کریں اپنے جلسوں میں یہ مجھے بہت افسوس ہوا تو میں انکی درستگی کے لئے کہتا ہوں کہ الحمدللہ ہم سب اکھٹے ہوئے ہم نے حکومت بدلی میں ان چیزوں میں نہیں جانا چاہتا ہوں کہ جو یہاں پر کہتے تھے کہ ہمارے دامن پر فرشتے سجدے کرتے ہیں وہ دامن جب ہمارے ہاتھ میں آیا تو ہمیں پتہ ہے کہ اس پر کس کے سجدے تھے اور کس کے سجدوں کے نشان ہیں۔ جو اپنے کو ایمانداری کے لبادے میں اوڑھ کے لبادے میں چھپا کے جوانہوں نے کیا میں کسی کی کردارکشی نہیں کرنا چاہتا ہوں ہاں اگر کبھی ضرورت پڑی تو میں اوپر سے لیکر نیچے تک بتاؤں گا کہ کہاں پر کیا ہوتا تھا کہاں پر کیا ہوتا تھا اور اسلام کا نام اور الحمدللہ، بسم اللہ جزاک اللہ کا نام استعمال کر کے کیا کیا گیا میرے ڈیپارٹمنٹ میں کیا کیا، کیا گیا نا اگر میں وہ کھول دوں نا وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ پچھلے دنوں ہمارے ایک معزز دوست نے پریس کانفرنس کی تھی اور اس میں کوئٹہ کا حوالہ دیا کہ جی میرے ڈسٹرکٹ سے اتنے پرسنٹ جا رہا ہے وہ ثابت کرے وہ تو بیس پرسنٹ کی بات کر رہا ہے اگر ایک پرسنٹ ثابت کرے جو ایک چور کی سزا وہ ہماری سزا نہ کریں جی کیوں اپنے بلوچستان تو پہلے تباہ حال ہے۔ ہمارے قائدین وہاں جاتے ہیں وہاں رونا روتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے ہمیں فنڈ زدیں یہ وہ ریورس چیزیں ہیں جو ان کو روک دیتی ہے مرکز کو کہ جی وہاں تو جو بھی جائے کروڑں اربوں روپے وہ تو جیبوں میں چلے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کھیتران صاحب پریس کانفرنس کا جواب پریس کانفرنس سے دیں بجٹ سے متعلق بات کریں اب تو۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: میں اسی طرف آرہا ہوں میں صوبے کی بات کر رہا ہوں میں اس کو گھما کے اس طریقے سے لا رہا ہوں کہ اگر ہمارے پاس مرکز پیسہ دیتا ہے ڈویلپمنٹ آئے گی ہم ڈیم بنائیں گے ہم روڈز بنائیں گے اگر آپ آج مجھے ایک 15 سیکنڈ کا clip ہے۔ 15 سیکنڈ کا clip ہے، اگر مجھے وہ سُنانے کی اجازت دیں تو آپ کو یہ جو بلوچستان کے بارے میں رکھتے ہیں view مجھے میری ذاتی request ہے۔ (اس موقع پر سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات) کی جانب سے ایک audio clip ایوان میں سُنائی گئی) یہ جو مَیں نے آپ کو clip سُنائی ہے یہ یہاں سے دس پندرہ ہزار کلو میٹر دور سوئزرلینڈ میں بیٹھے ہوئے

شخص ریاض گل جو کہ نواب بگٹی کے پوتے میرے خیال اُس کا نام براہمداغ ہے، یہ اُس کے ساتھ ہے وہاں پر یہ ڈیرہ بگٹی کے ایک ٹھیکیدار کو فون کر رہا ہے کہ تم نے میرا کمیشن نہیں دیا تم نے کیسے کام شروع کیا ہے؟ یہ کمیشن خور ، یہ بلوچستان کو کیا آزادی دلائیں گے۔ یہ آزادی ہوتی ہے کہ ایک غریب ٹھیکیدار کو یہ recording ہے، اگر کسی کو اِس میں شک وشبہ ہے مَیں اِس کو forensic کروانے کو تیار ہوں۔ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بلوچوں کے ماں باپ بنے ہوئے ہیں، ہم بلوچوں کو آزاد کریں گے، یہ ریاست جو ہے نہ اُن کے حقوق کھا رہے ہیں۔ جناب مَیں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ ریاست کے کسی جنرل کا یا کسی بریگیڈیئر کا یا آرمی چیف کا آپ مجھے ثبوت دے دیں کہ اُس نے ٹھیکیدار سے percentage لی ہو تو مَیں اِس ریاست کو تسلیم کرنا چھوڑ دوں گا۔ اور مَیں آپ کی so called آزادی ہے مَیں آپ کے پیچھے کھڑا ہوں گا، یہ ایک مثال مَیں نے دی ہے۔ دوسری مثال سُنیں۔ میرے دو کھیتر ان اِنھوں نے اُٹھائے، جو کہ بور کر رہے تھے ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں پانچ لاکھ روپے ransom براہمداغ نے لے کر اُس کے کارندوں نے لے کر جاوید نامی جو پہاڑ میں بیٹھا ہوا ہے میرے آدمی رہا کیئے۔ مَیں نے ریاست کو کہا کہ آپ بالکل مداخلت نہیں کریں اُنھوں نے میرے دو آدمی اُٹھائے مَیں اُن کے چار اُٹھاتا ہوں، ہم ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں، ایک دوسرے کی طاقت کا بھی ہمیں پتہ ہے کہ کون سی قوم، آپ کو میری قوم کی طاقت کا پتہ، مجھے آپ کی قوم کی طاقت کا پتہ ہے، ہم ہمسائے ہیں۔ مجھے اجازت نہیں دی گئی وہ ransom اُنھوں نے ادا کی اور آدمی ہمارے رہا ہوئے، یہ دو۔ بجلی کے کھمبے، حالیہ چند دنوں میں، مَیں لاہور میں تھا میرا ایک کھمبا اُڑایا شکر ہے وہ بچ گیا، ایک ٹانگ ٹوٹی، تین چار دن پہلے اِنھوں نے اُس کو بلاسٹ کیا پھر اُٹھا اور نیچے گرا، ابھی پاؤں تو اُس کے ختم ہیں ایسے کھڑا ہے۔ کیا اِس مقدس مہینہ جو آگے آرہا ہے جس میں لوگ عبادت کرتے ہیں، تراویح پڑھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں یہ کون سا مذہب تم کو اجازت دیتا ہے کہ اُن کی عبادت کو ختم کرو، زراعت میں تو پہلے ہی ہم تباہ ہیں اندھیروں میں آپ ہمیں ڈبو دینا چاہتے ہیں اور اُدھر سے آپ آواز لگاتے ہیں کہ ہم اِس بلوچستان کے مائی باپ ہیں، نہیں آپ اِس بلوچستان کے قاتل ہیں، آپ اِس بلوچستان کے لوگوں کے قاتل ہیں اگر آپ کسی کو بے روزگار کریں گے اُس کے بچوں کو بھوکا رکھیں گے تو آپ اُن کے قاتل ہیں میرے روڈز بن رہی ہیں رکھنی ٹو کوہلو بارکھان، بارکھان ٹو کوہلو، کوہلو ٹو تلی۔ پٹاخے آگے رکھ دیتے ہیں، ٹھا اُڑایا، ٹھیکیدار ہے بے چارہ بھاگ جاتا ہے۔ تم میں اگر طاقت ہے مَیں چیلنج پر کہتا ہوں جو بھی یہ کر رہا ہے میرے ہمسائے میں لامحالہ آپ کی قوم کو چھوڑ کر اِس طرف والے ہمسائیوں کی مَیں بات کر رہا ہوں، مَیں اُن کو چیلنج سے کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ جنگ کرو نہ! مردوں کی طرح

لڑو یہ تو چور ایسے کرتا ہے، رات کو چوری کرتا ہے بھاگ جاتا ہے، مَیں تم لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ آؤ میرے ساتھ جنگ کرو اور میری دورو ڈز بن رہی ہیں، میرے علاقے تک، جب تک backward روڈ جا رہی ہے اور اِس طرف، آؤ میرے ساتھ جو جس قسم کی تم جنگ چاہتے ہو مَیں تمھارے لیے تیار ہوں، ریاست کو ایک طرف بٹھائیں مَیں قبائلی جنگ کی بات کر رہا ہوں، مَیں ریاست کو بیچ میں نہیں لاؤں گا۔ نہ کریں مہربانی کریں، یہ آپ اپنے کمیشن کھاتے رہیں، ایک ٹھیکیدار کی نشاندہی کی ہے۔ مَیں نے XEN کو بُلایا اُس نے کہا تمام ٹھیکیدار جتنے آدھے سے زیادہ فیڈرل کے کام بند پڑے ہوئے ہیں، یہ اُس میں اپنا کمیشن مانگ رہے ہیں، جو چل رہے ہیں وہ دس سے پندرہ دے کر اِن کو۔ وہ اپنی جان اپنے مزدوروں کو بچانے اِن کو بھتہ دے رہے ہیں۔ ایک بھتہ خور کیا کسی ملک کو کسی صوبے کو آزاد کرے گا، تم تو خود بھتوں پر پل رہے ہو۔ مَیں آج اِس ایوان کے توسط سے، آپ نے بجا فرمایا کہ مجھے پریس کانفرنس کرنی چاہیے تھی لیکن چونکہ مجھے آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے فلور دیا، یہ بھی تمام پریس یہاں موجود ہے، میڈیا موجود ہے، مَیں ان کو گزارش کروں گا کہ جو مَیں کہہ رہا ہوں حرف بہ حرف آپ جاری کریں تا کہ اُن کو پتہ لگے کہ ہم کیا ہیں ہمارے اوقات کیا ہیں اور لوگوں کو پتہ لگے کہ یہ جو ورغلا کے ہمارے نوجوانوں کو پہاڑوں پر لے جاتے ہیں، غلط قسم کے دعویٰ اور غلط قسم کی اِن کو تصاویر دکھا کہ بُھول بُھلیوں میں اُن کو پھنسا دیتے ہیں تو یہ اُن کے لیے ایک چیلنج ہے۔ جناب عالیٰ! یہاں پر اگر میں ریکوڈک کا ذکر نہ کروں تو یہ میرے کوتاہی ہوگی۔ 73 سالوں میں یہ حکومت نوزائیدہ حکومت اِس کو یہ credit جاتا ہے کہ ریکوڈک کا مسئلہ جو کہ 10% سے اُوپر نہیں بڑھ رہا تھا رائلٹی کہیں یا اِس بلوچستان کا جو بھی اُس کا حصہ سمجھیں، یہ حکومت یہ چیف منسٹر لڑ کر 25% پر لے گیا۔ 50% کمپنی کو جائے گا، 50% گورنمٹ آف پاکستان میں 25% بلوچستان 25% مرکز۔ ہمیں کیسے 25% ملے گا، مرکز کو 25% کیسے ملے گا۔ مرکز جتنے بھی جرمانے ہوئے جو بھی ہوئے جو اخراجات ہوئے مرکز برداشت کرے، صوبہ ایک روپیہ بوجھ نہیں اُٹھائے گا، وہ کہتے ہیں نہ ہینگ لگی نہ پھٹکڑی کام تیار ہے۔ یہ اِس حکومت یہ credit جاتا ہے کہ الحمد للہ وہ معاہدہ پایۂ تکمیل تک پہنچا ہے اور انشاء اللہ یہ اس جون سے جو یہ مالی سال شروع ہوگا کچھ چیزیں ہمیں وہ ایڈوانس میں دینے کے پابند ہیں۔ جناب اِس حکومت پر الزامات تو بہت لگتے ہیں کیا یہ اگلے پچاس سال تک جو یہ معاہدہ کیا گیا ہے یہ بلوچستان کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوگا یا نہیں اِس ایوان سے مَیں لوگوں سے، مَیں لوگوں سے، مَیں اِس بلوچستان کے باسیوں سے یہ سوال کرتا ہوں اور وہ مجھے جواب دیں۔ دس ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہوگی یہاں پر، ایئرپورٹ بنیں گے۔ چھ سے آٹھ ہزار ملازمین، اور وہ بھی ہم نے وضاحت کی ہے اِسی

صوبے کے اِسی دھرتی کے ہوں گے اِنشاء اللہ۔ اگر کوئی نہیں ملتا تھا مجبوری تھی سوا کروڑ لوگوں میں وہ available نہیں تھا، بغیر کسی قومیت کے لسانیت کے آٹھ ہزار آدمی روزگار میں آئیں گے۔ ایک چھوٹے سے اِس منصوبے میں، ہم نے اُن کو زمین کتنی دی صرف سو کلومیٹر سومربع کلومیٹر مطلب 10by 10 کر دیں سو کلومیٹر بنتا ہے۔8 by 12 کر دیں یا8 by 13 کر دیں، یہ صوبہ وسائل سے مالا مال ہے، ہمیں کون سی چیز تباہی کی طرف لے جا رہی ہے وہ یہ کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے دست و گریبان ہیں۔ مَیں آج حکومت میں ہوں، جھنڈا ابھی لگا ہوا ہے گاڑی بھی ہے، siren بھی بجتے ہیں۔ جیسے مَیں اُترتا ہوں تو مجھے وہ پھر خوابوں میں آتا ہے پھر میں اُٹھ کے اپنے ہی لوگوں کی ٹانگ کھینچنا شروع کر دیتا ہوں۔ اسلام آباد میں بیٹھا ہوا ایک شخص وہ موسیٰ خیل میں دُرگ میں اور رکنی میں وہ بارکھان میں اُسکو کیا پتہ ہے کہ وہاں پر کیا ہے؟ وہ جو یہ باتیں جس طریقے سے بلاول بھٹو صاحب نے یا شہباز شریف صاحب نے یہاں کے لوگوں کے زبان سے سُن کے آگے پوری دُنیا میں پھیلائی ہیں، پھر انجام یہی ہوتا ہے perception بنا دی جاتی ہے کہ جی بلوچستان تو دو قدم کوئی نہیں چل سکتا امن آمان کی صورتحال یہ ہے اور یہ سردار نواب صبح کو ناشتہ میں دو آدمیوں کا ناشتہ کرتے ہیں دوپہر کو تین چار روسٹ کھاتے ہیں، آدمیوں کے، رات کو تو پھر پتہ نہیں آدمیوں کی سجیاں ہوتی ہیں۔ تو وہ جو investors یہاں پر آنا چاہتے ہیں وہ اِنہی چیزوں کو دیکھ کے بھاگ جاتے ہیں۔ investor ایک مکھی کی طرح ہوتا ہے، جہاں پر اُسکو گڑ نظر آئیگا وہ بیٹھے گا۔ خشک جسم پر، خشک جگہ پر اور پھر جب اُس کو تحفظ ہی نہیں ہوگا وہ کبھی بیٹھنا گوارہ ہی نہیں کریں گا، کیوں آئیگا؟ اربوں ڈالرز لے کے۔ آج ہم نے یہ ریکوڈک کا منصوبہ، مَیں اِس میں اگر، آرمی چیف نے جتنا بڑا کردار ادا کیا، Prime Minister of Pakistan نے جتنا بڑا کردار ادا کیا، چیئرمین سینٹ نے جتنا بڑا کردار ادا کیا، ترین صاحب نے جتنا بڑا کردار ادا کیا، سب سے بڑا کردار آرمی چیف کا تھا اُس نے یہ یقین دہانی کرائی کہ آپ کو تحفظ ملے گا اور وہ وہ چیزیں اُس سے منوائی ہیں جو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے جو جرمانہ اگر بلوچستان یا پاکستان دیتا تو پہلے ہماری معیشت بیٹھی ہوئی تھی، بھٹہ بیٹھ جانا تھا اِسکا۔ تو مَیں اُس کو سلام پیش کرتا ہوں مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنے وزیر اعلیٰ کی کاوشوں کو پھر، ہماری جو معدنیات کی team کی اُسکے منسٹر سے لیکر، اُس کے سیکرٹری، DG تک، مَیں آپ کے توسط سے جناب اسپیکر صاحب! اُن سب کو دل سے مبارکباد، بلکہ میں تو یہ کہوں تو اِس میں مبالغہ نہیں ہوگا کہ میں بلوچستان کے چھوٹے بچے سے لیکر بوڑھے تک سب کی طرف سے میں اُنکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بلوچستان کے لئے اتنا بڑا منصوبہ اُنہوں نے، آج اِس منصوبے کو دیکھ کے آپ اِنشاءاللہ دیکھیں گے اگلے دو چار سال میں کس کی حکومت

ہوگی کسی کی نہیں ہوگی، اور investors آئیں گے ادھر، بلوچستان میں investment ہوگی، exploration ہوگی، معدنیات نکلی گی اور آپ دیکھیں گے کہ اِس طرف سے CPEC اِس طرف سے ریکوڈک اور پھر جو دوسرے منصوبے آئیں گے تو بلوچستان اگلے پانچ، دس سال میں اِنشاءاللہ میں اپنے اللہ سے دست بستہ گزارش کرتا ہوں، دُعا مانگتا ہوں کہ حالات اِسی طریقے سے بہتر رہیں تا کہ بلوچستان خوشحال ہو۔ ہم چاہیں گے۔

جناب اسپیکر صاحب! کہ مرکز سے ہم گزارش کریں گے ہماری بنیادی چیزیں، بنیادی زراعت ہے جیسے کہ میں نے شروع میں ذکر کیا کہ زراعت اور border trade، تو اِس میں ہمارے صوبے کی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے، ہماری مدد کریں، ہمیں ڈیموں کی صورت میں، روڈ کی صورت میں اور border trade پر جتنی بھی سہولیات دے سکتے ہیں آپ کیونکہ FIA، یہ Custom یہ federal subject ہیں۔ ہم گزارش کریں گے کہ ہم وفد بھی لیکر جائیں گے، سی ایم صاحب، ہماری کابینہ، اِنشاء اللہ پرائم منسٹر صاحب کے پاس جائے گی ، ہم گزارش کریں گے کہ آنے والے بجٹ میں، کیونکہ اس میں یہ شاید موجودہ حکومتوں کا آخری بجٹ ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ سہولتیں دے تا کہ ہم ہر پارٹی اپنے عوام کے پاس جب ووٹ مانگنے کیلئے جائے تو کم ازکم یہ تو بتانے کے قابل ہو کہ ہم اتنے dams لے آئے، اتنے روڈیں لے آئے، اتنی ہم نے border trade میں جو پورے ایک مکران ڈویژن اور آپ کا رخشان ڈویژن، دو ڈویژن اِس پر، پھر اُس کے ساتھ ساتھ ژوب ڈویژن، پھر inter provincial, inter district اور inter city یہ جتنی trade ہوتی ہے ہماری معیشت اور ہمارے بچے اِسی کے ساتھ گزارا کر رہے ہیں۔ اگر یہ چیزیں اِن میں سہولت مل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی خوشحالی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ یہی جو آج پہاڑوں پر ہم بچے بیٹھے ہوئے ہیں، مَیں اُن سے گزارش کرونگا کہ خُدارا آئیں، ہمارے ساتھ کندھے سے کندھا ملائیں۔ آپ چار فوجی ماردیں گے، آبادی اِتنی بڑھ چکی ہے آٹھ فوجی لائن کھڑے ہیں بھرتی ہونے کیلئے۔ لیکن آپ اپنے گھر کی طرف دیکھیں نہ جی، جب آپ دوسرے کے گھر کو آگ لگاتے ہیں جب آپ کے گھر کو ایک چنگاری بھی لگتی ہے نہ تو آپ کی ماں آپ کی بیٹیاں آپ کی بہنیں، کیا suffer کرتی ہیں اُنکے ساتھ

(خاموشی۔ اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب۔

وزیر برائے محکمہ مواصلات وتعمیرات: بس final کررہا ہوں۔ تو مَیں گزارش کررہا تھا، گزارش کی اِن

نوجوانوں سے جس کو بہلا پھسلا کے، جن کا میں نے کردار آپ کو چھوٹے سے ایک clip میں بتایا اگر اِنکو ضرورت پڑی میرے پاس ایسی بہت ساری چیزیں ہیں۔ یہ بھتہ خور یہ جو میں نے۔ حالانکہ میرا خون ہے میرے رشتہ دار ہیں، بگٹی، مری سب، لیکن ہم اِس دھرتی کے ہیں اِس دھرتی ماں نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ کُتا جس جگہ بیٹھتا ہے اُس جگہ بھی دُم سے اُس جگہ کو صاف کرلیتا ہے وہ تو جانور ہے۔ تو ہم اِس دھرتی کی کیوں خیر نہ منائیں؟ اِس سبز پرچم کی کیوں نہ خیر منائیں؟ میری گزارش ہے، میری appeal ہے اُن سے، یہ موجودہ حکومت نے روزگار کے دروازے کھول دیئے، میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں 4 ہزار سے زیادہ نوکریوں پر بھرتی کررہا ہوں، اِسی طریقے سے میرے دوست ایجوکیشن کا بیٹھا ہوا ہے، اگریکلچر بیٹھا ہوا ہے، sports بیٹھا ہوا ہے، foods بیٹھا ہوا ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ میں، ہاں یہ میں پھر challenge پر کہتا ہوں 4 ہزار نوکریاں ہم دے رہے ہیں میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی بات کررہا ہوں، ایک دھیلہ اگر کسی نے رشوت کا، مجھ سے لیکر، منسٹر سے لیکر، اِسکے بیٹھے، بھتیجے، خاندان، بیویاں، مائیں، بہنیں جو بھی ہیں اُس کے علاوہ سیکرٹری، DG اور کمیٹیاں بنی، ایک روپیہ لیا وہ قابل جُرم ہوگا جیسے اُس نے بلوچستان کے ایک ایک گھرانے کا خون کیا ہے، 302 کا وہ مجرم ہوگا۔ اور میں حلف میں یہاں پر قرآن کو حاضر ناظر کرکے کہتا ہوں کہ اگر میرے علم میں بھی آیا میں نے بتا دیا اپنے سیکرٹری کو بھی DG کو بھی سب کو بتایا ہوا ہے کہ ایک روپے کہ بھی کہیں سے بھی corruption کی آواز آئی میں نہیں چھوڑونگا۔ اور اگر میری تھی تو میں سی ایم صاحب سے گزارش کرونگا کہ اُسی time مجھے side کرے اور میرے اوپر FIR کاٹے۔ تو میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ آئیں روزگار کے مواقع کھل گئے ہیں۔ اپنی ماؤں کو آخری عمر میں ماں و باپ نہ رولائیں کیونکہ جس گھر میں لاش پہنچتی ہے نہ جی اُس گھر کے ماں باپ، بھائی بہنوں پر جو گزرتی ہے وہ تو مر چکا ہوتا ہے اُس کی تو دُنیا ختم ہوچکی ہوتی ہے باقی کی دُنیا لوٹ جاتی ہے۔ وہ ساری زندگی، جب تک زندہ ہوتے ہیں روتے رہتے ہیں تو میری گزارش ہے اُن سے کہ کیوں اپنے گھروں کو برباد کرتے ہو؟ یہ جو clip میں نے سُنایا ہے یہ ایک ایک جگہ آپ سُنیں کہ اِنکا کردار یہ ہے یہ کمیشن خور یہ بھتہ خور اور یہ تم لوگوں کو بر بار کررہے ہیں آزادی کے نام پر اِس بلوچستان کی ترقی کے نام پر اور آپ کو اپنے ہی لوگوں سے اپنے بھائیوں سے، پنجاب ہے سندھ ہے، بلوچستان ہے جیسے میر اسد نے کہا ہے ہم ایک اِکائی ہیں ہمیں آپس میں لڑا کے وہ یہ کمیشن وصول کرتے ہیں۔ تو آخر میں مَیں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اتنا time دیا۔ یہی میری appeal ہے thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب۔ زمرک خان اچکزئی صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر برائے محکمہ خوراک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! بہت عرصے کے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔ اصل میں مَیں تھا نہیں یہاں پر، سی ایم صاحب سے بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی اور آج کا جو ایجنڈا ہے حقیقت میں ایک بہت اہم اور important ایجنڈا ہے کہ اُس پر ہم بات کریں گے، اور آئندہ مالی سال کیلئے جو ہم بجٹ بناتے ہیں اُس میں کچھ تجاویز بھی دینی ہیں کچھ چیزیں بھی اُس کو point out کرنا ہے کہ جی کیوں یہ چیزیں ہو رہی ہیں کس طرح ہو رہی ہیں۔ اور کچھ ایسی بھی باتیں ہیں جس میں ہم جمہوری طریقے سے اور صوبے کے ترقی کے لیے ہم کون سے اقدامات اُٹھا سکتے ہیں کہ ہم اُس پر بات کریں۔ حقیقت میں اگر میں اپنی پارٹی کی بات کروں تو ایک جمہوری انداز میں ہم ایک پارٹی سوچ رکھتے ہیں اور پاکستان میں جتنے بھی پارٹیاں بنی ہیں سب ایک جمہوری انداز میں اور جمہوریت کی جو ہے حمایت کرتے ہیں اور جمہوریت کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ پارلیمنٹ کو بھی ملک کو بھی اُسی انداز میں چلائیں۔ اور پھر اُس کے جو ہے مرکز اور صوبے ہوتے ہیں۔ مرکزی حکومت اپنی ایک اہمیت رکھتی ہیں اور پورے ملک کو چلاتی ہے۔ اور ملک جو ہے وہ صوبوں کی اکائیوں کا خیال رکھتے ہیں کہ ہم اپنے صوبے کو کس طرح compensate کرلیں اور اُن کے لیے کون سے ایسے اقدامات کریں کہ وہ صوبے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ پھر صوبوں میں بھی فرق ہوتا ہے جناب اسپیکر صاحب سندھ ہے، پنجاب ہے، پختونخوا ہے، اور بلوچستان ہے۔ ہمیشہ ہم نے جب بات کی ہے تو اگر آپ دیکھ لیں سندھ میں revenue collection بہت زیادہ ہے پورا اُن کے پاس کوسٹل ہے، ہمارے کوسٹل کو استعمال میں نہیں لایا گیا حالانکہ ہمارے پاس 800 سے لے کر 900 کلومیٹر تک سمندر ہے کوسٹل ایریا ہے۔ اور گوادر وہ deep sea ہے کہ ایشیا میں اپنی ایک اہمیت رکھتا ہے اور جس جگہ پر یہ واقع ہے وہاں سے ہم پورے ایشیا کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ لیکن آج تک ہم نے اُس کا فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اس میں کس کی غلطی ہے کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا چیف منسٹر یا ہماری موجودہ حکومت یا وہ وفاقی حکومت ہے جو ہم کو یہاں پر مدد نہیں دے رہی ہے۔ اس میں سب سے بڑی خرابی وہ وفاق میں ہے، کہ وفاق نے بلوچستان کا خیال نہیں رکھا وہ صوبے تو کما سکتے ہیں اُن کی اپنی آمدنی ہے، پنجاب کی آمدنی ہے، سندھ کی آمدنی ہے، پختونخوا بھی ایک حد تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ لیکن بلوچستان کو وہ اہمیت آج تک نہیں دی گئی۔

جناب اسپیکر صاحب کہ ساحل و وسائل کی بات جب ہم کرتے ہیں کہ صوبوں کو اُن پر اختیار ہونا چاہیے۔ ہم چالیس سال سے پچاس سال سے یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب کہ ایک وقت تھا

کہ جب ہم اپنا بجٹ بھی نہیں بنا سکتے تھے۔ہم اپنی تنخواہیں بھی پوری نہیں کر سکتے تھے۔نواب اسلم صاحب کے دور میں ہم اسلام آباد جا کے بھیک مانگتے تھے کہ ہمیں تنخواہیں دے دیں کہ ہم اپنے صوبے میں جو ہمارے ملازم ہیں اُن کو دے دیں تو یہ حالت تھی۔لیکن جب NFC award اور اٹھارویں ترمیم کے تحت ہمیں وہ اختیارات دیے گئے صوبائی خودمختاری جس کو ہم نے خاص کر ہمارے نیپ نے اور ہمارے پارٹی نے کوئی پچاس سے یہ 1972ء سے یہ مطالبہ کر رہا تھا اور پھر ہمیں غدار کہتے تھے یا ملک توڑنے کی جو الزامات دیتے تھے۔لیکن اصل میں ہم اس ملک کی بہتری کے لیے کہتے تھے اس صوبے کے حقوق کے لیے بات کرتے تھے کہ ساحل وسائل پر اختیار دیا جائے۔آج تک وہی ہمیں وہ سزا مل رہی ہے۔تو وہ ساحل وسائل کی بات جو ہے بلوچستان کو وہ اہمیت نہیں دی گئی۔اور گوادر پر ہم نے کیا فائدہ اُٹھایا، ہم نے گیس رائلٹی سے کیا فائدہ اُٹھایا، ہمارا بلوچستان میں کون سی وہ قدرتی resources جو ہم کہتے ہیں وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔سونا، تانبا، ریکوڈک، سیندک آپ اُٹھا کے لے لیں کون سی چیز ہمارے پاس نہیں ہے کہ ہم اُس کو استعمال میں نہیں لا سکتے ہیں۔لیکن ہمیں چھوڑا نہیں جاتا ہے ہمیں اپنے وسائل پر اختیار نہیں دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر صاحب، اگر ہمیں دیا جاتا یہ ریکوڈک کو ہم پہلے کامیاب کرتے تو بلوچستان تو کیا ہم پورے پاکستان کو چلا سکتے ہیں ہم اس غربت کو ختم کر سکتے تھے۔لیکن نہیں ہوا آج بھی ہمارے چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سامنے میں یہ اُن سے کہہ رہا ہوں ہم کبھی بھی بلوچستان کے ساحل وسائل پر سودہ بازی نہیں کرینگے مجھے اُمید ہے کہ اُس نے صحیح فیصلہ کیا ہوگا اور جب public ہوگا تو پتہ چل جائے گا۔ریکوڈک ملک کو بھی ہم نے چلانا ہے ہم پورے پاکستان کا بجٹ بنا کے دینگے۔ہم سیندک سے بنا کے دینگے، ہم گوادر سے بنا کے دینگے۔لیکن یہی بات ہے کہ ہمیں اُس بجٹ بنانے میں وہ وسائل بروئے کار نہیں لائیں۔ جناب اسپیکر صاحب بجٹ کس طرح بنتا ہے یہی تو ہے کہ وفاق نے ہمارے ساتھ کیا کیا، ہمارے وفاقی بجٹ میں کیا ملتا ہے ہمیں اور کون سا حصہ ملتا ہے، اور کس طرح پھر ہم اُن کو خرچ کرتے ہیں ہم اُسی طرح خرچ نہیں کر سکتے ہیں۔ پچاس ارب کے پروجیکٹس دیتے ہیں اور اُس پچاس ارب کے جو آپ allocation دیکھتے ہو وہ پچاس کروڑ ہوتا ہے پھر کیا صوبہ ترقی کرے گا۔یہی تو ہماری جنگ ہے ہمارے ساتھ یہی ناانصافی ہو رہی ہے کہ ہم نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ ہمیں یہاں پر اختیارات دیے جائیں۔اور پھر ہمارے صوبے کی طرف اگر آپ آتے ہو تو صوبے میں بجٹ کی کیا پوزیشن ہے، تین چیزیں ہوتی ہیں بجٹ جناب اسپیکر صاحب investment ہوتا ہے اپنے عوام پر یہ ایک سرمایہ کاری ہے جو ہم اس صوبے میں کرتے ہیں اور پھر ہمیں اُس کو دیکھنا چاہیے کہ کیا

ہمیں اِن سے کیا نتیجہ نکلا ہے ہم نے بجٹ کر دیا بجٹ میں ایک ہوتا ہےصوبے کے اپنی آمدنی ہوتی ہے، دوسرا ہمیں NFC award سے کون سا حصہ ملتا ہے، تیسرا یہ کہ موجودہ بجٹ میں ہمیں جو بچت ہوئی ہے یا ہم نے جو خرچ نہیں کیا ہے تو اس کو ملا کے پھر ہم آئندہ بجٹ بناتے ہیں اس کو دیکھنا چاہیے کہ اگر وہ موجودہ بجٹ کس عوامل کے تحت کس چیز کی بنیاد میں ہم اُس کو مکمل خرچ نہیں کر سکے، کیوں نہیں کر سکے یہ سوال اُٹھتا ہے ہم نے اپنے اُس department سے پوچھنا ہے جو بجٹ بناتے ہیں۔اور پھر جب ہم نے یہ بجٹ بنایا جناب اسپیکر صاحب اُس کو خرچ کیا۔ یہ جب سرمایہ کاری کرتے ہیں اس سے فائدہ یہ ہونا چاہیے کہ یہاں سے بے روزگاری ختم ہونا چاہیے، یہاں پر industries ہونے چاہیے، یہاں پر ملازمت دینی چاہیے تو کیا پھر ہم کو بیٹھنا چاہیے کہ یہ جو پچھلا بجٹ ہم نے خرچ کیا آج اس سال کا بجٹ ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم نے اس کے کتنے فائدے حاصل کر دیے، ہم نے اس بجٹ سے کتنا فائدہ لیا آیا کچھ اثرات اس غریب صوبے پر پڑا ہے یا نہیں۔ پھر دیکھنا چاہیے non development میں جو ہماری salary ہے اس کو ہم کتنا control کر سکتے ہیں اور اُس سے جو بچت ہوتی ہے تو پھر اُس کو development میں خرچ کرنا چاہیے اُس چیز کو ہم نے کنٹرول کرنا ہے ہم نے ایسا نہیں جانا ہے کہ ہم کھل کے جائیں اُن چیزوں کو non development کو بے دریغ سے ہم اپنا پورا pension ہوتا ہے، salary ہوتی ہے non salary ہوتی ہے اِن چیزوں کو ہم کس طرح control کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ اصل چیز تو development ہوتی ہے صوبے کے لیے۔ آپ کون سا اچھا سا project دے سکتے ہیں جس سے غربت میں کمی آجائے، ہمارے industries کی کیا حالت ہے جناب اسپیکر صاحب یہ بجٹ کا اصل مقصد ہوتا ہے کہ کس بجٹ کو ہم کس طریقے سے بنائیں اور کون سا planning کر لیں کہ اُس planning کے تحت ہم آئندہ سال کو کس طرح چلائیں کہ ہم اپنے بلوچستان کے سب سے پہلے روزگار دے سکے، امن وامان دے سکے، اور ایک ایسا میں آپ کو مثال دیتا ہوں جناب اسپیکر صاحب میں چائنا گیا تھا جب میں agriculture minister تھا وہاں پر اُڑنچی اُن کا ایک پسماندہ صوبہ ہے، وہاں پر دو industries کا میں نے visit کیا ایک tomato کا اور ایک fruit کا وہ کہہ رہے ہیں اس ایک انڈسٹری سے جو ہمیں سالانہ آمدن ہوتی ہے تین سو ارب روپے پاکستانی اور اس سے جو ketchup بنتا ہے جو مربہ بنتی ہے یہ ہم سینٹرل ایشیا کو سپلائی دیتے ہیں۔ اور فروٹ کی جو ہے اُس سے کوئی ڈھائی سو سے ساڑھے تین سو ارب اُن کی سالانہ آمدن ہے۔ دو industries سے چائنا جو ہے صرف ایک پسماندہ صوبے میں یہ ہوتی ہے بجٹ اس

طرح کے روزگار ہمیں دینے چاہیے۔کہاں ہم نے دیے۔

جناب اسپیکر صاحب اگر ہم دو انڈسٹری اس کی بنیاد پر بنائے joint venture پر بنائے چائنا ہو، ایران ہو، ترکی ہو کون سے جو ایسے مما لک ہیں جو ہمارے ساتھ یہاں پر investment کرتے ہیں لیکن اُن کے لیے طریقہ کار رہوتا ہے۔ہم اگر آپس میں مخلص ہو ہم اس صوبے کے عوام کے ساتھ اگر ہماری ہمدردی ہو تب ہم اِن چیزوں کو لا سکتے ہیں امن وامان ہو تو تب investor آتے ہیں۔اور ایک دو factory سے آپ کا development بجٹ کیا پورا بجٹ بنتا ہے۔ہمارے تو جب سے میں اس اسمبلی میں ہوں تو پچاس ارب سے ہمارا بجٹ شروع ہوا اور ابھی چار سو ارب پر پہنچا ہے۔تو دو industry بناؤ آپ کے پانچ سو ارب روپے کما کے دینگے۔ ہمارے ٹماٹر روڈوں پر ہم پھینکتے ہیں سیزن میں، ہمارے سیب کی کیا حالت ہے، ہمارے جتنے fruits سبزیاں ملتے ہیں آپ کے کراچی لاہور اور یہ بڑے بڑے شہروں میں جب بارش ہوتی ہیں راستے بند ہوتے ہیں ہم روڈ پر پھینکتے ہیں اپنے کرایہ نہیں بنا سکتے ہیں۔ میں سی ایم صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس طرح کے جب تک ان ساتھ ہم گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں ۔تو کوئی ایسے منصوبے بجٹ میں بن لیں جس سے ہم اپنے عوام کو روزگار دے سکے۔اور صوبے کی بہتری کے لیے کوئی اچھی planning کر سکے اصل بات یہی ہے ۔لیکن ہم نے آج تک اُس پر نہیں سوچا اس لیے کہ ہمارے ساتھ وفاق وہ تعاون نہیں کر رہا ہے جو ہونا چاہیے ۔ہمیں ایک ڈیم دیتے ہیں ہم پر احسان کرتے ہیں ہمیں ایک بڑا روڈ دیتے ہیں ہم پر احسان کرتے ہیں۔ احسان تو نہیں ہونا چاہیے یہ تو ہمارا حق ہے یہ صوبہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے، کہیں اور تو نہیں ہے۔اور بلوچستان ایک ایسا صوبہ ہے جو سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والا strategic ان کی ایک حیثیت ہے 45% پاکستان کا رقبہ ہے یہ اور یہاں پر آبادی کی بنیاد پر ساری تقسیم ہوتی ہے پہلے تو میرا یہ ہے کہ ہماری اس پارلیمنٹ کو چاہیے کہ تینوں غربت، آبادی اور رقبے کو مدنظر رکھ کر کے یہاں پر تقسیم ہونی چاہیے۔صرف آبادی کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہیے۔ میں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک بجلی دینے کے لیے مجھے کتنا خرچہ کرنا پڑتا ہے مجھے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک روڈ دینے کے لیے کتنا خرچہ ہوتا ہے۔کیونکہ یہ بہت بڑا وسیع صوبہ ہے. یہاں پر آپ کو پانی دینے کے لیے آپ کو کیا مشکلات ہوتے ہیں آپ ایک water supply کے لیے ایک پائپ لائن بچھانے کے لیے congested population میں تو آپ کر سکتے ہوں ۔لیکن اس طرح کے وسیع صوبے میں آپ کو پھیلانا بہت مشکل ہوتا ہے تب ہمیں ایک کروڑ آبادی کی بنیاد پر پھر یہ چیز ہمیں دیتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں ہمارا ایک اجلاس ہو رہا تھا

اسلام آباد میں یہ population control پر population پر۔ میں اس کا ممبر ہوا تو اُنہوں نے کہا کہ کس طرح control کرنا ہے میں نے بلوچستان کی طرف سے اُن کو ایک تجویز دی۔ میں نے کہ بھئی ہم نے population کو کیوں control کرنا ہے۔ بلوچستان تو ایک کروڑ ہے اگر تین چار کروڑ پر آ جائینگے تو ہماری قومی اسمبلی کی سیٹیں بھی بڑھے گی ہمارا فنڈ بھی بڑھے گا ہمیں تو نہیں کرنا چاہیے مذاق میں میں نے اُن کو کہا۔ حقیقت میں ہمارے ساتھ وہ چیز اُس طرح نہیں dealing کرتے ہیں جس طرح ہونا چاہیے۔ ابھی جو ہمارا یہ بجٹ بنا رہے ہیں میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔ اسپیکر صاحب! ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں finance کے بیٹھے ہوئے ہیں P&D کے ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں bureaucracy بیٹھی ہوئی ہے۔ ہمیں پہلے دیکھنا چاہیے کہ ہماری کون سی وہ خرابی ہے کہ ہم اپنے بجٹ کو خرچ نہیں کر سکتے ہیں پہلے تو ان کو دیکھنا چاہیے۔ کہ جب سال پورا ہوتا ہے ہمارا بجٹ رہ جاتا ہے کون رہ جاتا ہے؟ دوسرا ہمیں اپنی آمدنی کو دیکھنا چاہیے، تیسرا NFC award کے تحت SDG ہے اُس کو دیکھنا چاہیے ہمارے NFC award کے تحت ہمیں کتنا حصہ ملے۔ ہم وہ جو خسارے کا بجٹ بناتے ہیں اُس خسارے کو کم کرنے کے لیے ہمیں non development پر توجہ دینی چاہیے۔ کہ اُس کو کم کرلیں تب آپ وہ کم کراؤ گے یہاں پر آپ کے development کے لیے بچت ہوگی۔ اور یہی ہے کہ سی ایم صاحب ہم cabinet کے ممبر ہیں ان کے ساتھ ہیں. وہ ایسے اسکیمات سی ایم صاحب میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ ایسے اسکیمات بناؤ۔ آپ ایک اسکیم بناؤ سی ایم صاحب، ایک industry بناؤ میں نے ابھی مثال دیا۔ جس میں ہزاروں لوگوں کو روزگار مل سکے۔ اور یہاں پر ہمارے agriculture کو آپ جو بھی ہے چاہیے سبزی پر ہوں فروٹ پر ہوں۔ میں آپ کو حقیقت کہتا ہوں آپ joint venture بناؤ چائنا کے ساتھ، آپ ایران کے ساتھ بناؤ، ترکی کے ساتھ بناؤ وہ تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں گیا تھا تینوں جگہ کا میں نے visit کیا ہے یہاں پر بناؤ آپ کے پاس ہر چیز ہے پانچ موسم ہے ہمارے پاس بلوچستان میں، بلوچستان ایسا واحد صوبہ ہے کہ پاکستان میں کسی اور صوبے کی ایسی حالت نہیں ہے۔ آپ کا ہرنائی میں شروع ہوگا تو تب ختم ہوگا سبی شروع ہوگا سبی ختم ہوگا تو ژوب شروع ہوگا ژوب ختم ہوگا تو بیلہ شروع ہوگا بیلہ ختم ہوگا تو کوئٹہ شروع ہوگا کوئٹہ ختم ہوگا تو قلعہ عبداللہ شروع ہوگا۔ مقصد یہ فروٹ اور vegetables کی بات کرر ہا ہوں اس کو ہم کس طرح استعمال میں لائیں۔ آپ کے پاس چیکو، کیلا، لیکر سیب، انار، انگور تک ہر چیز اللہ نے آپ کو عطاء کی ہے ہر وہ نعمت آپ کے پاس ہے۔ لیکن وفاق کو چاہیے کہ ہمیں اس چھوٹے سے population والے صوبے کو اور اس بڑے رقبے والا آدھا پاکستان کو ذریعہ توجہ دینی چاہیے۔ تو لوگ کیوں

چڑتے ہیں وہاں پر کیوں پہاڑوں پر جاتے ہیں؟ ہمیں سننا چاہیے کہ اُن کو جو بات کرتے ہیں ہم anti state element کے ساتھ تو نہیں ہے ہم اُن کے مخالف ہے لیکن ہمارے دشمن کی نظریں یہاں بلوچستان پر ہیں۔تو اسی طرح وفاق کو بھی development میں نظریں بلوچستان پر ہونی چاہیے۔یہاں پر ترقیاتی منصوبے سب سے زیادہ بلوچستان کو دینا چاہیے تو تب ہم اپنی غربت کو بھی ختم کر سکتے ہیں۔جب تعلیم ہو گا،جب صحت کے جو ہے مواقع آپ کو مہیا ہو جب آپ کو صاف پانی ملے جب آپ کو اچھے اچھے روڈ ملے۔تو لوگ کیوں تنگ ہو گئے کیوں آواز اٹھائینگے خدانخواستہ کہ جی ہم ملک کو نہیں مناتے ہیں یا صوبے کو نہیں مناتے ہیں۔پھر تو ہر ایک اس صوبے کے لیے جان بھی دیں گے ہم بھی دیدیں گے ہم یہاں اس کے باشندے ہیں ہم یہاں اس ملک میں پیدا ہوئے ہیں اس ملک سے غداری تو نہیں کر سکتے ہیں۔میرے جیب میں شناختی کارڈ ہے پاکستان کا ہے میرے جیب یہاں پر میں نے یہاں پر حلف لیا اس آئین کے تحت تو میں پھر غداری کروں گا اگر میں غدار ہوگا اور میں جھوٹ بولوں گا کہ میں اس ملک یا اس صوبے کے خلاف بولوں گا۔لیکن وہ جو کونسا طبقہ ان کو کہتے ہیں جو اس ملک کو اپنا سمجھتے ہیں اس ملک کو چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔اُن کو کم از کم یہ چاہیے کہ اپنے ان لوگوں کو جو ہے ساتھ ملا کے چلائیں اگلا کوئی نہیں چلا سکتا ہے سب مل کے یہاں جتنی بھی پارٹیاں ہیں جن کے دل میں درد ہے اس ملک کے لیے اس صوبے کے لیے تو وہ اس ملک کو چلائینگے کوئی ایک ادارہ نہیں چلا سکتا ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک ادارے کا کام نہیں ہے یہ پورے عوام کو ساتھ چلنا چاہیے۔تو تب یہ ملک چلائے گا اور یہ صوبہ چلے گا ورنہ در بدر زندگی ہم نے کتنا دیکھا ہے ہمارا پاکستان تو میں کہتا ہوں پیچھے جا رہا ہے۔ہم تو پہلے ترقی پذیر ممالک میں شمار ہوتے تھے میں تو کہتا ہوں ابھی پسماندہ ممالک میں ہے آپ 30 سال پہلے کا پاکستان دیکھوں اور ابھی دیکھو کیا ہے ہمارے پاس منصوبے کس طرح بنتے ہیں۔ایک سال روڈ بنتا ہے اگلے سال وہ روڈ نہیں ہوتا ہے ہماری quality کیا ہے ہم نے quality maintain رکھا ہے کبھی ہم نے اُس پر سوچا ہے ہماری بھی غلطیاں ہیں ہم نے اپنی غلطیاں نکالنی ہے سی ایم صاحب آپ تھوڑا سا serious ہو جائیں تھوڑا سا چاہیے آپ کے پاس ایک مہینہ ہو چاہیے ایک سال ہو۔لیکن وہ ایک دن کا کام کرے ایسا کام کرے کہ لوگ آپ کو یاد کریں۔حقیقت میں کہتا ہوں ہم بھی آپ کے ساتھ serious ہے بس جو کچھ منصوبے آپ کو بتاتے ہیں اس پر غور کر لیں۔تو میں سی ایم صاحب میرے خیال سے آپ کا کوئی plan ہے باہر جانے کا آج تو میں اتنا آخر میں یہ کہتا ہوں۔کہ ہم کوشش کریں گے ہمارے ساتھ تو سامنے تقریباً ایک سال اور کوئی دو مہینے پڑے ہوئے ہیں ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم بلوچستان کے لیے ایک اچھی سی خدمت کریں اور یہ جو آنے والا بجٹ ہے

سب کو ملا کہ ابھی تو یہاں پر اپوزیشن بھی ہمارے ساتھ تقریباً اپنے اعتماد میں ہے اور P&D کا minister صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اُن کی بڑی ذمہ داری بنتی ہے سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ جو دو شعبے ہیں اُس کیساتھ finance ہے اب finance بھی سی ایم صاحب کے پاس ہے تو ابھی سے ہمیں اپنی شروعات کرنی چاہیے روزوں میں اور ہمیں پچھلا بجٹ کو تھوڑا غور سے دیکھنا چاہیے کہ ہم نے اس کو کیوں خرچ نہیں کیا P&D اُس کو دیکھ لیں کہ اس میں کیا خرابی تھی اُس کو دور کرنا چاہیے non development کو کم کردیں اور ایسے منصوبے تین چار بڑے منصوبے mega project جو ہے سی ایم صاحب ہماری تجویز ہوگی کہ آپ اُس میں ڈال دیں چھوٹے چھوٹے تو ہوتے ہیں ٹھیک ہے صوبے میں district میں میں اپنے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے چھوٹا روڈ بھی دیتا ہوں water supply بھی دیتا ہوں وہ ہماری ضروریات ہے تو ہم اس پر بیٹھ کے کمیٹی بھی آپ بنا سکتے ہوں آپ پورے ایوان کو بھی ساتھ بٹھا سکتے ہوں۔ اور جو expert جو ہمارے bureaucacy ہوتی ہے اُس میں سارے قابل لوگ ہے جو اچھے لوگ ہے finance کو بھی سمجھتے ہیں P&D کو بھی سمجھتے ہیں وہ سب کو ملے کہ ہم انشاء اللہ ایک اچھا سا بجٹ بنانے کی کوشش کریں گے۔ تو میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زمرک خان اچکزئی صاحب میرا خیال ہے یہ بجٹ کے اجلاس میں جو زیرے صاحب اس پر جو ہے۔ جی

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر صاحب! ایسا ہے کہ ڈاکٹرز گزشتہ 6 ماہ سے ہڑتال پر ہیں حکومت نے مذاکرات کئے خود وزیراعلیٰ صاحب نے مذاکرات کئے۔ اور ہماری معلومات کے مطابق کہ ڈاکٹرز اور حکومت ایک نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ اب دوبارہ یہ مسئلہ بگڑتا جارہا ہے ڈاکٹرز پرسوں رات کو گرفتار ہوئے تھے آج دوبارہ سول ہسپتال سے ڈاکٹروں کو گرفتار کیا گیا ہے وہاں پولیس اور FC گئی ہوئی ہے۔ تو جب ایک مسئلہ حل ہوگیا ہے کمیٹی بن گئی ہے نوٹیفکیشن بھی شائد کچھ ہو چکے ہیں کچھ باقی ہے تو اب اس مسئلے کو یقیناً عوام رول رہے ہیں عوام چھ ماہ سے جو ہے تکلیف میں ہے ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں اُن کے مطالبات ہیں میں سی ایم صاحب سے request کروں گا کہ اس حوالے سے وہ on the floor احکامات جاری کریں ڈاکٹروں کی رہائی ممکن بنائیں باقی جو اُن کے مطالبات ہیں floor پر اُن کو یقین دہانی کرائیں اور کمیٹی بنائیں تاکہ ڈاکٹروں کا یہ مسئلہ حل ہوسکے۔ بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب آپ کیوں اُس کو Chair دے رہے ہیں۔ جی

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): شکریہ اسپیکر صاحب۔ ماشاءاللہ بڑا زبردست آپ نے پورا pre budget session آپ نے جو چلایا ہے۔جس انداز میں چلایا آپ مبارک باد کے مستحق ہے۔اور یہ کافی عرصے ہوا ہے سالوں سال یہاں پر اپوزیشن اور لوگوں کا خواہش تھا کہ بجٹ سے پہلے pre budget session ہونا چاہیے۔لیکن کسی نے ہمت نہیں کی ،اور یہ گورنمنٹ جو ابھی آپ کے سامنے ہے ہم نے decision لیا کہ pre budget session ہونا چاہیے۔اور ساتھ ساتھ صرف یہ نہیں کہ ہم یہاں پر ہاؤس کو اعتماد میں لے پھر بجٹ کس طرح بننا چاہیے اور کیا اچھی چیز اُس میں ڈالنے چاہیے صوبے کے بہتری کے لیے کون سا mega project کون سا بہترین پروجیکٹ ڈالنے چاہئے اور یہ چیز کرنی چاہیے۔اور ساتھ ساتھ ہم تمام باقی stakeholders ہیں۔جس میں ایگریکلچر ہے یہ lawyers ہیں۔یہ باقی جتنے اُن کو بھی ہم اعتماد میں لیں گے اور سب کو ایک page میں لا کے ایک بہترین بجٹ انشائاللہ بلوچستان میں بنانے کی کوشش کریں گے اور کسی کو شک نہیں ہوگا انشاءاللہ ہم serious ہے۔جس طرح زمرک خان نے کہا serious ہونا چاہیے میں نے کہا serious اس سے کیا ہے گورنمنٹ serious نہیں ہوگا تو کون serious انشاءاللہ زمرک خان صاحب ہم serious ہے۔اور بلوچستان کی بہتر مفاد میں بہتر فیصلے کریں گے اور بہترین بجٹ اور جتنے ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے یہاں پہ اپنے تجاویز دیئے یا رائے دیئے ہمارا finance department, پی اینڈ ڈی department کہ تمام لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن نے نوٹ کیا انشاءاللہ اس پر ہم سارا دیکھیں گے جو جو بہتر تجاویز انشاءاللہ اُن کو اگلے بجٹ میں شامل کریں گے جو بہتر لا سکتے ہیں۔جتنی بہتری لا سکتے ہیں بہتر لانے کی کوشش کریں گے۔دوسری بات پیسے جس طرح آپ نے کہا پیسے کیوں خرچ نہیں ہو رہے۔پیسے بالکل خرچ ہو رہے ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا تنقید مجھے اچھا نہیں لگتا ہے کوئی بیان دیتا ہے میں اُس کے خلاف بیان نہیں دیتا ہوں بیان بازی سے میرا کوئی کام نہیں ہے۔آپ نے جس طرح کہا کہ ایک دن ہے یا 100 دِن ہے۔ہم نے بلوچستان کی عوام کے لیے کام کرنا ہے یہ سیٹیں کسی کے لیے permanent نہیں ہے آنی جانی چیز ہے اس کا مجھے پرواہ نہیں ہے۔انشاءاللہ لیکن جو بجٹ بنایا گیا وہ بجٹ بہت پیسہ بجٹ تاریخ میں کبھی نہیں بنایا گیا۔تین سو فیصد deficit بجٹ بیس پرسنٹ ہے چالیس پرسنٹ اب آپ کے جیب میں سو ارب ہیں۔آپ نے 300 ارب allocation کیا میں کس کو دوں کس کو نکالو کس کا scheme نکالو میں وہ بندہ نہیں ہوں 2018 میں ہم نے بجٹ پیش کیا 2019 تک ایک روپیہ خرچ نہیں کیا اگلے سال پورا سال بجٹ کو روندا گیا اس ایوان

نے اس معزز ایوان نے بجٹ پاس کیا اُس کو پورا سال یہاں پر بجٹ کو روکا گیا اور اس کو استعمال کرنا نہیں دیا۔اُس سے آپ کو پتہ ہے بلوچستان میں بیروزگار ذرائع ہمارے لوگوں کے پاس نہیں ہیں ۔ایک تو یہ ہے بورڈ ہے۔نہ ہمارے پاس اچھا ایگریکلچر ہے نہ industries نہ کچھ ہے بورڈ ہے اور یہی بجٹ سے پیسے allocate ہوتے۔جن جن علاقوں میں وہاں چھوٹے چھوٹے اسکیمز وہاں پر ایک جاتے ہیں سکول اسپتال یا roads اُس علاقے کی معیشت میں contribution کرتے ہیں وہاں پر لوگوں کو مزدور labour حوالے سے یا دوکان اُن کے چلتے ہیں اُن کے ٹرانسپورٹ چلتے ہیں۔تو پورا سال روکا گیا اب ہم ایسے stage پر ہمیں لاکھڑا کر دیا میں دوسوارب روپے کہاں سے کس اور کہاں سے meet کریں گے کس طرح اس لیے مشکلات بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی میں نے کسی کا نہ اس اسکیم کا ٹا نہ کچھ کیا میں کوشش کر رہا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح یہ بجٹ نہ پرانے گورنمنٹ کا ہے اب ہم جب آئے ہیں۔ہم اس کو own کرتے ہیں ہم انشاءاللہ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے اور تمام اسکیموں کو انشاءاللہ جو بہتر صوبے کے لئے ہے انشاءاللہ اُن کو ہم کریں گے نہ کسی کے allocation کاٹیں گے نہ allocation کم کریں گے لیکن یہ بات میں آپ کو بتا تا چلوں آپ کو خود ہی پتہ ہے بہت ماشاء اللہ senior politician آپ نے بجٹ دیکھا بھی ہے اور آپ کو پتہ بھی ہے کہ دوسوارب روپے ہم کہاں سے لائیں گے یہ میرے اور آپ کی بس کی بات بھی نہیں ہے کے لیکن انشاء اللہ کوشش کریں گے مل بیٹھ کے چیزوں کو بنائیں گے۔دوسری بات بلوچستان کی تاریخ کا ایک اور باب جو کبھی کسی نے سنا تھا نہ کسی نے سوچا تھا کہ کوئی issuse آجائے کوئی sensitive issue یا sensitive project ہو اُس کو open فورم پر debate کیا جائے۔یہ بھی credit اسی گورنمنٹ کو جاتا ہے کہ یہاں پر اس فلور پر جس طرح آپ نے کہا بالکل cabinet میں ایک ایک چیز لایا گیا سارا چیز کاغذوں کی صورت میں اس ہاؤس میں record میں موجود ہے کہ پورا ہاؤس کو committee room بنا کر یہاں پر briefing دی گئی ریکوڈک کے حوالے سے اور ایک ایک چیز کو ڈسکس کیا گیا تاریخ میں نو گھنٹے لگا تار یہاں پر ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے اس پر debate کیا اور اپنے رائے دیئے جہاں تک بہتر ہوسکتا تھا آپ کو بھی پتہ ہے پرانے جتنے بھی ایگریمنٹ ہوئے ہیں 25 پرسنٹ بلوچستان کے حق میں لیکن وہ 25 پرسنٹ میں ہم پیسے خرچ کر رہے تھے۔اللہ کا شکر ہے کہ اس گورنمنٹ آپ کی گورنمنٹ اور تمام اپوزیشن اور سب کی مہربانی سے انہوں نے یہاں پر debate کیا اور مجھے اختیار دیا اور میں نے اسلام آباد 25 پرسنٹ شیئر بلوچستان کا بغیر خرچہ direct ہی مل رہا ہے بلوچستان کو میرے خیال میں ایک بہت بڑا

بلوچستان کے لیےاورآگے جو ہمارا agreement ہوگا اس پروجیکٹ کے حوالے سے یہ اُس سے اور بھی زیادہ ہم کہتے ہیں کہ پچاس پرسنٹ بھی ہم لے لے انشاءاللہ کوشش کریں گے اگر اُس ٹائم تک ہم رہے نہیں رہے اُس وقت کی گورنمنٹ کو انشاءاللہ ہو بھی بلوچستان کے حقوق بیچنے کے لیے نہیں آتا ہے انشاءاللہ وہ بھی بہتر فیصلے کریں گے بلوچستان کے چونکہ ریکوڈک نے ہمیں بتا دیا کہ ہم اپنے اثاثے کی کیونکہ یہاں تو پتہ ہی نہیں چلتا تھا یہاں پر مائنز ڈیپارٹمنٹ ایگریمنٹ کرتے تھے ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا تھا لیکن اس سے بہت سبق سیکھا اور ہم نے بہت چیزیں ایسے سیکھے ہیں کہ کہ جو چیز بلوچستان کے وسائل اس کو کس طرح utilize کرنا ہے کس طرح ایگریمنٹ کرنا ہے انشاءاللہ ہم نے تمام لیڈرشپ کے بھی پاس گئے اور اور تمام لیڈرشپ کو ہم نے on board بھی لیا اور اس کے ساتھ رائلٹی بھی ہے csr مد میں بھی پیسے ہیں اور کوئی بھی ایسا پروجیکٹ ایسا کبھی نہیں ہوا ہے ہم اس پر رائلٹی ایڈوانس جس دن مارچ میں مشین شفٹ ہوگئی ہم اپنے پانچ پرسنٹ کی رائلٹی اُن سے ایڈوانس لینگے انہوں نے یہاں تک کہ وعدہ کیا بلوچستان کو اگر کہیں پر finance میں بجٹ بنانے میں مشکلات ہو تو ہم پیسے بھی اس کی share کے حساب سے وہ بھی ہم دیدیں گے ہمیں اس میں کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے۔تو اُس میں اور service tax اس کے علاوہ ہے BRA ہے تو یہ سارے ملا کے میرے خیال سے چالیس پرسنٹ کے قریب سارا ہمارا وہ شیئر بنتا ہے میرے خیال میں ایک بہت بڑا بلوچستان کے لیے ایک وہ ہے اور یہ کہ اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو اور cabinet میں آپ بھی شامل ہے cabinet میں پورا ہم نے اس کو سامنے رکھا، کیا شق ہے ہم نے ایگریمنٹ آگے کرنا ہے یہاں سے ہاؤس بھی اجازت لے پھر ہم نے اجازت لیا cabinets اور پھر اسلام آباد میں ہم نے اُس کا ایگریمنٹ کیا اور ایک اور ابہام جو پایا جاتا ہے اور لوگ باتیں کرتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کا کوئی share ڈائریکٹ نہیں ہے وہ Antofagasta ایک company ہے جو جارہا ہے اُس کا share خرید کر 15 پرسنٹ ہمیں دیا جارہا ہے 25 پرسنٹ وہ رکھ رہا ہے اور ہمارے جو expenditures ہیں جو running expenditures ہیں وہ بھی فیڈرل گورنمنٹ جو companies meet کریں گے تو یہ تمام چیزیں میں نے کہا اس فلور پر بھی رکھوں اور انشاءاللہ باقی بھی تمام طبقات ہے ان کو بھی بجٹ میں on board لیں گے اور بہترین بجٹ بنائیں گے انشاءاللہ thank you اسی الفاظ کیساتھ۔(مداخلت) ہم نے ایگریمنٹ نہیں sorry ہم نے ان کے ساتھ مذاکرات کئے مذاکرات کامیاب ہوگئے ہم ایسے پڑھے لکھے طبقے سے یہ توقع نہیں کرتے ہیں کہ وہ دوبارہ جب چیزیں ہورہی ہیں سارے آپ کے ڈیمانڈ مانے گئے ہیں پھر

آپ روڈوں کو بند کرتے ہوا گران کی وجہ سے ایک تو ڈیوٹی نہیں دیتے ہو دوسرا تم روڈ بند کر کے لوگوں کے راستے بند کر کے دیکھیئے ہم بات کرنے کو تیار ہے۔ چونکہ اب وہ تھانہ میں بند ہیں اور ان کے خلاف ایف آئی آر ہوئے ہیں وہ پھر انشاءاللہ دیکھ کے اسی پر لیکن میں کوشش کروں گا جہاں تک ہمارے پاس وسائل ہیں ہم چیزیں بہتر کر رہے ہیں کوئی میں ان کو شاباشی دے دیتا ہوں انہوں نے بہت اچھا step اٹھا کے پھر پتہ نہیں روڈ کیوں بند کر دیا ہم ایک پوائنٹ رکھیں گے جہاں پر جو بھی احتجاج کرے وہاں پر آئے ہم اُن سے مذاکرات کریں گے پہلے تو مذاکرات کسی کو احتجاج کرنے کا موقع نہیں دیں گے انشاء اللہ جو بھی ہمارے پاس available resources ہیں ہم انشاءاللہ صوبے کی بہتری اور ان کی بہتری کیلئے کریں گے ایک پوائنٹ رکھیں گے وہاں پہ آ جائے بجائے لوگوں کو تکلیف دیں روڈ بند کریں ہم ان کے ساتھ مذاکرات کریں گے اگر مذاکرات ناکام ہو جائے پھر روڈوں پہ نکل جائیں پرواہ نہیں لیکن لوگوں کو تکلیف نہ دیں اس پر انشاءاللہ دیکھ رہے ہیں کچھ کریں گے انشاء اللہ۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر صاحب point of order

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال سے کھیتران صاحب قائد ایوان کی بات کے بعد میرے خیال سے پھر مناسب نہیں ہوتا۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: ڈاکٹروں کے بارے میں، میں تھوڑا سا آپ کو بتادوں جناب اسپیکر صاحب اس میں صورتحال یہ ہے کہ ان کی ڈیمانڈ تھی ہیلتھ پروفیشنل الاونس hundred percent ہم نے بڑھا دیا ہے ان کی ہیلتھ ریسک الاونس hundred percent کر دیا ہے pay کمیٹی نے recommend کر دیا اب یہ کہتے ہیں کہ رات کو آدھی رات کو کابینہ بلا کے اور ہمیں نوٹیفکیشن دے یہ ڈیکورم نہیں ہے سلسلہ نہیں ہے اچھا اس کے علاوہ شیخ زید ہسپتال میں ڈاکٹر کو ایک extra تنخواہ ہر مہینے ملے گی یہ recommend کیا کمیٹی نے وہ بھی کابینہ نے اس کی اپرول دینی ہے جو process ہوتا ہے کمیٹی نے recommend کیا ہے ہم نے ان کو یقین دہانی کرائی ہے کہ آپ سمجھے کہ آپ کا کام ہو گیا آنے والے کابینہ میں ہم یہ رکھ رہے ہیں اور اس کو ہم کر رہے ہیں اچھا ڈاکٹروں کے stipend جو ان کو ہم وظیفہ دیتے ہیں بیس کروڑ روپے ہم نے جاری کر دیے۔ اس کے علاوہ سول ہسپتال اور بی ایم سی میں تمام ضروری الات کے لئے دو ارب روپے ہم نے رکھ دیئے اور اس کی purchases ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی محکمہ صحت کے بارے میں جس قسم کے بھی ہمیں چاہیئے ہمیں کسی کے آگے بھیک بھی مانگنی پڑے ہم اس کے لئے اس عوام کے لئے ڈاکٹروں پر ہمارا

احسان نہیں ہے عوام کے لئے یہ حکومت کر رہی ہے اب یہ ان کا یہ بن گیا سیاسی ایجنڈا تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ سیاست کرنا چاہتے ہیں تو ادھر سے استعفیٰ دیں اور آئیں ہمارے ساتھ الیکشن لڑے تو میں ان کو یہ بتانا چاہ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب۔ سی ایم صاحب آپ نے صحیح کہا کہ یہ ایک ایسا پیشہ ہے جس سے پورے بلوچستان کو بہت توقعات ہیں تو اِن کو حوصلے سے کام لینا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب مَیں گورنر کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

"In exercise of the powers conferred on me by the Article109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Syed Zahoor Ahmed Agha, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Saturday, the 26th March 2022".

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆